INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATME NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

هفت روزه

ختمِ نبوۃ

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ کا ترجمان

قادیانیت کو ہمیشہ کی طرح پھر ذلّت و رسوائی کا سامنا

۱۷ تا ۲۳ شوال ۱۴۱۶ھ بمطابق ۸ تا ۱۴ مارچ ۱۹۹۶ء

۴۱

مقدمہ سپریم کورٹ کے پانچ ججوں پر مشتمل فل بینچ میں پیش ہوا

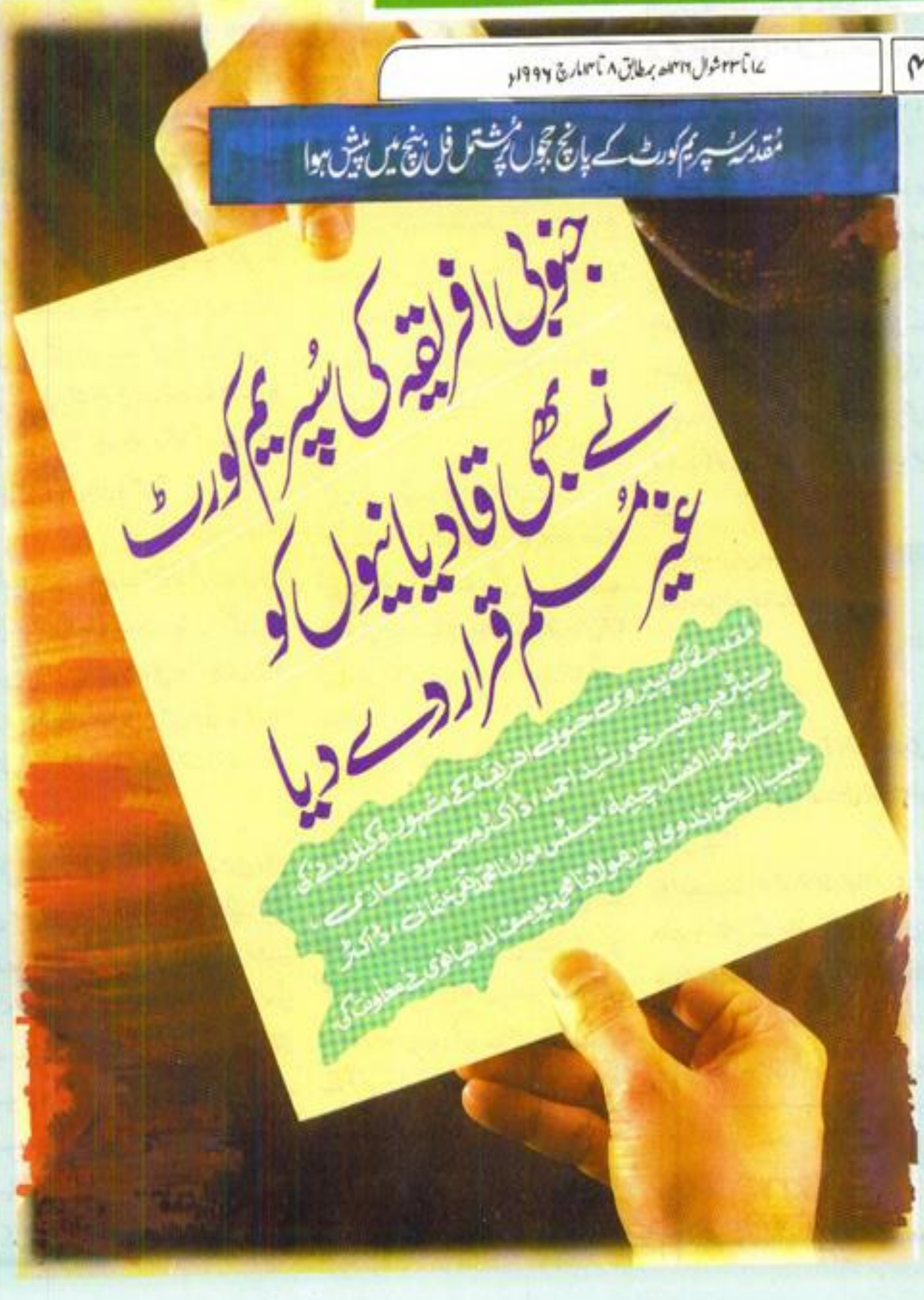

طلاق واقع نہیں ہوئی

سوال...... ایک شخص سے زبردستی کسی اور کی تحریر پر اس کی بیوی کو تین طلاق لکھوا کر ایک مرتبہ دستخط کروالئے ہوں اور جو پرچہ (اسٹامپ پیپر) وہ لڑکے کے گھر والے لڑکے کے ہمراہ تقریباً "۱۰ سے ۱۵ افراد آئے تھے اور یہ پیپر پھینک گئے اور اولاد ۲ سالہ بچی جو کہ لڑکی کے پاس ہے زبردستی اپنے ساتھ لے گئے جبکہ بقایا تین بچے لڑکے گھر پر ہی ہیں۔ یہ لڑکی میری سگی حقیقی بہن ہے۔ تحریر شوہر کی نہیں بلکہ اس کے کسی رشتہ دار کی ہے شوہر نے صرف دباؤ میں آکر مجبوراً" ایک دفعہ دستخط کردیئے (ایک مرتبہ)۔ آیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

(سید صابر علی شاہ)

جواب...... بصورت مسئولہ اگر زبردستی بایں معنی کہ شوہر کو جان سے مار دینے کی دھمکی یا کسی عضو وغیرہ توڑ دینے کا اندیشہ لاحق ہو کر دباؤ میں دستخط کئے ہیں تو شرعاً" یہ طلاق واقع نہیں ہوئی' یہ عورت بدستور اس کی بیوی ہے۔ ھکذا فی کتب الفقہ

سگریٹ کے خالی ڈبوں کا بیچنا؟

سوال...... میری پان کی دکان ہے میری دکان میں سگریٹوں پر اسکیم ہوتی ہے جیسے ایک ڈنڈا سگریٹ کا ۱۱۴ روپے کا ہے سال میں ایک دو مرتبہ یہ اسکیم ہوتی ہے اور کبھی خالی پیکٹ جمع کرنے پر ہوتی ہے یہ پیسے اور جیسے راجو' ظہور' خشبو وغیرہ کے خالی ڈبے جمع ہوتے ہیں اور خریدنے والا آتا ہے ہم اسے دے دیتے ہیں اور وہ ہمیں ۵۰' ۶۰' ۷۰' روپے دے دیتے ہیں اور میں ان کو جمع کرکے کسی مسجد' مدرسہ یا کسی غریب کو دے دیں یا صدقہ' خیرات کریں یہ صحیح ہے یا غلط ہے کس نیت سے دیں؟

جواب...... مذکورہ اسکیم میں جو پیسے ملتا ہے صحیح ہے اس کو حط ثمن کہتے ہیں اور شرعی مسئلہ کے مطابق حط ثمن بتراضی جائز ہے اسی طرح خالی ڈبوں کا بیچنا اور ان پیسوں کو مسجد یا مدرسہ میں خرچ کرنا یا صدقہ و خیرات کرنا باعث اجر و ثواب ہے۔

وفی التاتار خانیہ حط بعض الثمن صحیح ویلتحق باصل العقد عندنا کالزیادۃ غیر ان بین الحط والزیادۃ فرقاً" من وجھین احد ھما ان الحط صحیح سواء" بخلاف الزیادۃ علی ظاہر الروایۃ

(شرح المجلۃ ص ۱۸۹ ج ۲)

کفار کے ساتھ دوستی کرنا حرام ہے

سوال...... قرآن مجید میں ہے یہود و نصاریٰ یعنی غیر مذہب اسلام کے دشمن ہیں اور ہمارے علاقے میں ہندو رہتے ہیں کیا ان کے ساتھ دوستی کرنا ان کی مدد کرنا اور ان کے ساتھ کاروبار کرنا ٹھیک ہے؟

جواب...... کفار خواہ مشرکین ہو یا یہود و نصاریٰ یا دوسرے اقسام کے کفار کسی مسلمان کے لئے دلی دوستی کسی سے جائز نہیں۔ کیونکہ مومن کا اصل سرمایہ اللہ تعالیٰ کی محبت ہے کفار اللہ تعالیٰ کے مخالف اور دشمن ہیں اور جس شخص کے دل میں کسی شخص کی محبت اور دوستی ہو اس سے یہ ممکن ہی نہیں ہوسکتا کہ وہ اس کے دشمن سے بھی دوستی رکھے اس لئے قرآن کریم کی بہت سی آیات میں موالات کفار کی شدید حرمت و ممانعت کے احکام آئے ہیں۔ البتہ کفار کے ساتھ تجارت کرنا صحیح ہے اور حسب ضرورت مدارات (ظاہری رکھ رکھاؤ) بھی کرسکتا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ لاتجد قوماً" یومنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ و رسولہ.... الخ

(سورۃ المجادلۃ پ ۲۸)

ہر کار خیر کو بسم اللہ سے شروع کرنا چاہئے

سوال...... کوئی چیز کھاتے وقت یا دکان میں بیٹھتے وقت اور گاڑی میں سوار ہوتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا چاہئے یا بسم اللہ جی برکت پڑھنا چاہئے ان دونوں میں سے کیا پڑھنا چاہئے یا دونوں پڑھنے چاہئے؟

جواب...... حدیث شریف میں ہے کہ ہر خیر کے کام کو بسم اللہ سے شروع کرنا چاہئے اور جی برکت کا کوئی اصل نہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ پڑھنا چاہئے البتہ احادیث مبارک میں ہر چیز کے لئے مسنون دعائیں منقول ہیں ان کو یاد کرنے کی کوشش کی جائے برکت و ثواب کے ساتھ سنت پر بھی عمل ہوجائے گا اور ان دعاؤں کا پڑھنا بھی ایک عبادت ہے۔

عن النعمان بن بشیر عن النبی ﷺ قال الدعاء ھو العبادۃ ثم قراء.....الخ

(الترمذی ص ۱۷۳ ج ۲)

افضل ذکر کون سا ہے

سوال...... وضو کرتے وقت یا گھر میں منہ دھوتے وقت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنا بدعت تو نہیں ہے؟

جواب...... لا الہ الا اللہ ایسا ذکر ہے جو کسی وقت یا مقام کے ساتھ خاص نہیں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ سب ذکروں میں سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور اس کو مذکور مواقع پر پڑھنا نہ صرف مباح بلکہ باعث ثواب بھی ہے۔

(الترمذی ص ۱۷۴ ج ۲)

○

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

جلد ۱۴ شمارہ ۴۱

۱۷ تا ۲۳ شوال ۱۴۱۶ھ
بمطابق ۸ تا ۱۴ مارچ ۱۹۹۶ء

قیمت ۵ روپے

سرپرست: حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

مدیر منتظم: مفتی منیر احمد اخون

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمن جالندھری
- مولانا اللہ وسایا
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر: حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر: عبداللہ ملک

قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین: ارشد دوست محمد

اس شمارے میں

اداریہ ۴

جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ نے بھی
قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا ۶

سرسید، مرزا قادیانی اور انگریزی حکومت ۸

قبیاد پرستی کے پس پردہ حقائق ۱۷

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ۱۹

مرزا قادیانی۔ نبی یا نفسیاتی مریض ۲۰

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے   ششماہی: ۱۲۵ روپے   سہ ماہی: ۷۵ روپے

بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر

یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ
اور ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت الائیڈ بینک، بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ
نمبر ۳۰۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 514122

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

پبلشر: عبدالرحمن باوا   طابع: سید شاہد حسن   مطبع: القادر پرنٹنگ پریس   مقام اشاعت: ۱۰۳ بی، ٹنگ لائن کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انجام گلستاں ......؟

اخباری خبر کے مطابق دو الگ الگ قتل ہوئے۔ ایک شخص نے اپنی بیوی اور اس کے آشنا کو قابل اعتراض حالت میں دیکھا تو بیوی کو قتل کردیا۔ اور دوسری جگہ بیوی نے اپنے آشنا سے مل کر اپنے شوہر کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ایک دوسری خبر میں بتایا گیا ہے کہ ایک شخص نے اپنی آشنا عورت کے اشارے پر اپنے حقیقی والد' بھائی اور والدہ کو موت کی نیند سلادیا۔

اس طرح کی خبریں اکثر ضمنی اور شہ سرخیوں کے ساتھ اخبارات کی زینت بنتی رہتی ہیں جسے لوگ پڑھتے ہیں اور معمول کے واقعات سمجھ کر نظر انداز کردیتے ہیں۔ ایسی خبروں کی گہرائی میں جھانک کر دیکھا جائے تو اس معاشرتی انقلاب کا عکس دکھائی دے گا جو تمام اخلاقی قدروں کی شکست و ریخت کی صورت میں معاشرے میں ظہور پذیر ہے۔ مغربی تہذیب و معاشرت کو ہمارے معاشرے میں عملاً" جاری و ساری کرنے کا عمل مسلسل جاری ہے۔ فلم' ریڈیو' ٹی وی' وی سی آر عریانیت و فحاشی کی ترویج میں شب و روز مصروف ہیں۔ اخبارات و رسائل بھی اپنا حصہ رسدی فریضہ ادا کررہے ہیں۔ تعلیم کے نام پر قائم اسکول و کالج اور یونیورسٹیاں عریانیت کے تربیتی مراکز کا روپ دھار چکے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ قوم کی سیاسی کشتی کے ناخدا اب تک کے معاشرتی انقلاب سے اپنے مغربی آقاؤں کو مطمئن کرنے میں ناکام قرار پاگئے۔ شاید اسی بنا پر عالمی بینک اور ائی ایم ایف جیسے خالص یہودی ادارے ہمارے معاشرتی نظام کے مطلوب حد تک دیوالیہ پن کے منصوبے مرتب کرکے ہماری حکومت کو ان کے نفاذ پر آمادہ کررہے ہیں۔ دیہی سندھ میں لڑکیوں کے اسکول کھولنے اور لڑکوں کے اسکولوں پر پابندی کا حکم کچھ عرصہ قبل اخبارات میں شائع ہوچکا ہے۔ تعلیمی اداروں میں جنسی تعلیم کو باقاعدہ نصاب میں شامل کرنے کا اعلان بھی ہوچکا ہے۔ ضروریات زندگی کی مہنگائی کو مصنوعی طریقوں سے بے قید کرنے کا راستہ اس لئے اپنایا جارہا ہے کہ عورتیں بھی کمائی کی دوڑ میں مردوں کے ساتھ باہر نکل آئیں۔ اور اب ایک مہم کے انداز میں "کلچرل فیسٹیول" منعقد کرنے پر سرکاری مشینری پوری توانائی صرف کررہی ہے۔ "ورلڈ کپ گیمز" کے استقبالی لبادے میں جس طرح پاکستان کی لڑکیوں کو غیر ممالک کی ٹیموں کے سامنے پیش کیا جارہا ہے یہ سب کچھ نشریاتی ادارے شائع کررہے ہیں اور سب پڑھ رہے ہیں سب سن رہے ہیں غیرت قومی کا جنازہ سرراہ بے گور و کفن بے یار و مددگار پڑا ہے مگر نہ منبر و محراب سے صدائے احتجاج ہے نہ عقل و دانش کی پکار ہے۔ اور نہ ہی مشرقی تہذیب کا واویلا ہے۔ انگریز اپنی پوری طاقت و عیاری سے چند بیبیوں کو بے پردہ کرنے میں کامیاب ہوا تو اکبر الٰہ آبادی چلا اٹھے ۔

بے پردہ کل جو نظر آئیں چند بیبیاں — اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑگیا
پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا؟ — کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑگیا

تعلیم، ترقی اور تہذیب کے شوق میں مشرق میں مغربی معاشرت کا انقلاب خوش آئند اقدام نہیں۔ مشرق مشرق ہے مغرب نہیں۔ ارباب سیاست اس حقیقت کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ مغربی معاشرت کے نتیجے میں قتل و غارت کا ایسا ہی لاقتاہی سلسلہ شروع ہوسکتا ہے جس کا اشارہ اوپر خبروں میں دیا گیا ہے۔

مشرق خصوصاً" مسلمانوں کو مغرب کی دیوثیت پر قیاس کرنا انتہائی خطرناک ہوگا۔ مراعات یافتہ طبقہ کے کچھ حصوں کو چھوڑ کر مسلمان عوام کے بارے میں یہ تصور قائم کرنا کہ وہ اپنی بہو، بیٹیوں کو مغربی عورت کی طرح مادر پدر آزاد کردیں گے خام خیالی کے سوا کچھ نہیں۔ یہ چیز انارکی اور فساد فی الارض کی نئی راہیں پیدا کردے گی اور قومی زندگی کو وادی عدم کے اس مہیب غار کے دہانے پر لے جائے گی جہاں سے واپس کی راہ تلاش کرنا شاید ناممکن ہوجائے۔

حذر اے چیرہ دستاں سخت ہیں فطرت کی تعزیریں

مسلمان بچوں کے لئے نصابی کتب کی اشاعت ....!

صدر پاکستان کے آبائی ضلع ڈیرہ غازی خان اور اس سے ملحقہ علاقوں سے آمدہ اطلاعات کے مطابق عیسائی مشنری جگہ جگہ اسکول کھول رہے ہیں جہاں چھوٹے بچوں کو ابتداء ہی سے عیسائیت کی تعلیم بڑے پیمانہ پر دی جارہی ہے۔ اور اب یہ اطلاع ہے کہ عالمی یہودی ادارے آئی ایم ایف کو پاکستان کے تعلیمی نصاب شائع کرنے کے اختیارات حاصل ہوگئے۔ خبر ملاحظہ ہو:۔

> حیدر آباد (این این آئی) آئی ایم ایف نے مالیاتی امور کے بعد پاکستان کے تعلیمی نصاب میں بھی مداخلت شروع کردی ہے اردو درسی کتب ان کی ہدایات کے مطابق شائع ہورہی ہیں۔ یہ انکشاف بلوچستان میں اردو کی پہلی کتاب کے منظر عام پر آنے کے بعد ہوا۔ پہلی جماعت کی اردو کی کتابیں جو اب تک بچوں کو پڑھائی جارہی ہیں وہ سب حمد باری تعالیٰ سے شروع ہوتی تھیں لیکن کوئٹہ میں پہلی جماعت کے نصاب میں شامل اردو کی کتاب جو چھپ کر فروخت ہورہی ہے اس میں سے حمد باری تعالیٰ خارج کردی گئی ہے۔ بلوچستان کے محکمہ تعلیم اور تعلیمی بورڈ کے حکام کا موقف ہے کہ انہوں نے کتاب کا جو مسودہ اشاعت کے لئے بھیجا تھا اس میں حمد باری تعالیٰ شامل تھی لیکن کسی نامعلوم ہدایت پر حمد باری تعالیٰ کو نکال دیا گیا۔ پتہ چلا ہے کہ یہ نصابی کتب آئی ایم ایف کے مالی تعاون سے یونیسف کے زیر اہتمام شائع ہورہی ہیں۔ امریکہ اور یہودی لابی کے زیر اثر یہ ادارے کتابوں کی اشاعت کے وقت انہیں بنیاد پرستی سے پاک کرنے کا پورا اہتمام کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں اردو کی پہلی کتاب سے اللہ تعالیٰ پاک کی وحدانیت اور کبریائی کے اظہار اور اقرار کا پہلا سبق حمد خارج کرادیا گیا۔
>
> (روزنامہ خبریں لاہور ۲۵ فروری ۱۹۹۶ء)

حیرت ہے کہ ایسا کام انگریز بھی برصغیر ہند پر کامل تسلط کے باوجود کرنے سے ہچکچاتے رہے آزادی کے بعد مسلمان ہونے کے دعویدار حکمرانوں کے دور میں علی الاعلان ہونے لگا۔ انگریزوں سے ورثے میں ملنے والا نظام تعلیم اول تو ہمارے قومی تقاضوں اور آزاد ملک کی ضروریات کے نقطہ نظر سے قطعی بے مقصد تھا۔ اب تک اس نظام تعلیم سے لکھے پڑھے انبوہ کثیر کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوسکا۔ یہودی اداروں کے ہاتھ میں نصابی کتب کی تیاری کا معاملہ دینے سے نتائج کتنے خوفناک برآمد ہوسکتے ہیں یہ تصور ہی رو نگٹے کھڑے کردیتا ہے۔ قرآن مجید نے سوا چودہ سو سال قبل یہود کے ایسے عزائم کا پردہ یوں چاک کردیا۔ لن ترضی عنک الیهود والنصاری حتی تتبع ملتهم ۔کہ یہود و نصاریٰ کی مکمل رضا مسلمانوں کو اسی وقت حاصل ہوسکتی ہے کہ وہ ان کے دین کو اختیار کرلیں۔ پاکستانی حکمرانوں نے کیا واقعی یہود و نصاریٰ کی مکمل رضا مندی کے حصول کا تہیہ کرلیا ہے اور مسلمانان پاکستان کی تائید ان کو حاصل ہوگئی ہے؟

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم فرمائے اور حکمرانوں کو ہدایت اور سمجھ عطا فرمائے۔

سید حبیب الحق ندوی

جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا

جنوبی افریقا جو فطری وسائل اور معدنیات (سونا ہیرا یورنیم وغیرہ) کی دولت سے مالا مال ہے تقریباً" ساڑھے تین سو برس تک مغربی سفید استعمار کی زیر نگیں رہا۔ ڈچ (اہل ہالینڈ) اور برطانوی استعمار اس پر حکومت کرتے رہے آخر ان کی عمر پوری ہوئی اور وہ راہ عدم کے مسافر ہوئے۔ ۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۵ء تک ۵ سالوں کے عرصہ میں عظیم انقلابات رونما ہوئے۔ صدر منڈیلا پورے ساڑھے ستائیس برس کی قید کے بعد آزاد ہو کر نئے جنوبی افریقہ کے معمار کی حیثیت سے منظر عام پر نمودار ہوئے ان کا عالمی بھرم بڑھتا گیا اس لئے کہ اس قلیل عرصہ میں قومی' عوامی اور مقامی انتخابات (الیکشن) کے ذریعہ موصوف نے ملک کو جمہوریت کی شاہراہ پر کھڑا کردیا اور ملک کے جمہوری سانچوں کی داغ بیل ڈال دی۔

مسلمانوں کی آمد

مغربی استعمار نے عالم اسلام پر جو تسلط قائم کیا تھا وہ بھی بتدریج ختم ہو تا گیا۔ انڈونیشیا پر ڈچ حکمران پورے ساڑھے تین سو برس تک مسلط رہے انڈونیشیا کے ساتھ ملائیشیاء کے جزائر بھی ان کے زیر نگیں رہے۔ مقامی مسلم سلاطین اور حکمران جو راجہ کے نام سے بھی معروف تھے' استعمار کے ساتھ نبرد آزما ہوئے۔ استعمار نے انہیں قید کرکے پابہ زنجیر جنوبی افریقہ میں لاکر نظر بند کیا انہی میں ایک راجہ تنبورا بھی تھے۔

کیپ ٹاؤن میں مسلمانوں کی پہلی آمد ۱۶۵۸ء میں بتائی جاتی ہے جب مسلمانوں کی ایک جماعت (Mardy Ckers of Amboya) یہاں بطور غلام ملائیشیاء وغیرہ کے علاقوں سے لائی گئی۔ کیپ ٹاؤن کے رجسٹر میں انہیں غلام کی حیثیت سے درج کیا گیا اسکے بعد سے مسلم قیدیوں کی آمد جاری رہی۔

راہ حریت کے متوالے جو ڈچ استعمار کے خلاف نبرد آزما تھے گرفتار کر کے یہاں لائے گئے اور جزیرہ رابن کے قید خانوں میں رکھے گئے۔ ان ممتاز شخصیات میں شیخ یوسف" کا نام قابل ذکر ہے' موصوف بانٹم میں شاہی امام تھے۔ وہ ڈچ کے خلاف بانٹم کے مسلم حکمراں کے ساتھ جنگ آزادی میں شریک تھے چونکہ وہ شاہی مسجد کے امام تھے اس لئے ڈچ نے انہیں ۱۶۹۴ء میں لاکر غلاموں کے زمرہ سے الگ رکھا۔ کیپ کے گورنر سے موصوف کے اچھے تعلقات تھے اس بنا پر موصوف نے درخواست کی کہ وہ تنبورا کے راجہ کو جیل سے نکال کر علیحدہ علاقہ میں منتقل کرے۔ شیخ یوسف کی وفات کے بعد ان کے مریدین ملائیشیا واپس چلے گئے اور ان کی لڑکی سے راجہ تنبورا کی شادی ہوگئی۔ راجہ نے حافظہ کی مدد سے قرآن کریم کا پورا نسخہ اپنے ہاتھ سے لکھ کر گورنر کیپ کی خدمت میں پیش کیا۔ ۱۹۹۴ء میں جنوبی افریقہ میں مسلمانوں کی آمد کی تین سو سالہ تقریبات تزک و احتشام کے ساتھ منائی گئیں۔ صدر منڈیلا نے تقریب کا افتتاح کیا سارے ملک میں قرآن خوانی کے ساتھ دیگر تقریبات کا اہتمام کیا گیا۔

مسلمانوں کی آمد کی یہ مختصر ترین یادداشت اس لئے اہم ہے کہ چند نفوس ذکیہ اور مخلص دین داروں نے اس ملک میں مذہب اسلام اور قرآنی کلچر کی داغ بیل ڈال کر امت کے لئے وسعت ارضی میں اضافہ کیا۔ انہوں نے روز اول سے اسلامی روایات عقائد اور عبادات کے تحفظ پر زور دیا بچوں کی تعلیم کیلئے مدارس و مساجد قائم کئے۔ مسلم غلاموں کا قافلہ آخر آزادی کی نعمت سے شاد کام ہوا اور سارے قیدی آزاد شہری ہوگئے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ کیپ میں ڈچ رفارم چرچ کے علاوہ کوئی دوسرا مذہب قابل قبول نہیں تھا۔ ان مشکلات کے باوجود اسلام کے معجز نما مذہب و کلچر یہاں پروان چڑھنے لگا' تصوف کا فروغ ہوا اور آج اسلام اس ملک کا ایک مستحکم مذہب ہے۔

استعمار نے اسلام کو زیر کرنے کے لئے ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کئے برصغیر ہند و پاک کے برطانوی استعمار نے قادیانی نام کا ایک نیا مذہب قائم کرکے امت مسلمہ کی تفریق کا سامان فراہم کیا۔ وحدت کو پارہ پارہ کردیا' گھر گھر میں دو فرقے کھڑے ہوگئے' پھر انہی قادیانی فرقہ کو دو بازو میں تقسیم کرایا ایک احمدی لاہوری کے نام سے موسوم ہوا اور دوسرا قادیانی کے نام سے۔ وحدت امت کو ختم کرنے کے لئے یہ فتنہ کھڑا کیا کہ احمدی لاہوری مسلمان تھے۔ اس طرح خود فرقہ قادیان میں دو جماعتیں باہم متحارب کھڑی کردیں حالانکہ دونوں ایک ہی یونٹ کے دو دال تھے۔ قادیانی تحریک کو عالمی تحریک بنانے کی سعی جاری رہی اور اس کے قائدین نے عالمی دورہ کے ذریعہ ہر جگہ اس کی شاخیں قائم کرڈالیں۔ براعظم افریقہ جو خود صدیوں زیر استعمار رہا تعلیم اور ترقی میں پسماندہ رہا قادیانیوں نے افریقہ میں اپنی تحریک کو تیز گام بنانے کے لئے ہر ملک میں اپنی جماعت کی شاخیں قائم کرڈالیں۔ جنوبی افریقہ چونکہ براعظم افریقہ کا سب سے نمایاں ترقی یافتہ اور دولت

مند ملک تھا اس لئے قادیانیوں نے اس پر نظر گڑائی اور براعظم میں اسی کو اپنی تحریک کا مرکزی قلعہ بنایا۔ سر ظفراللہ خان نور نظر برطانیہ، بنفس نفیس جنوبی افریقہ تشریف لائے اور شہر کیپ ٹاؤن میں ایک مرکز قائم کرکے واپس تشریف لے گئے۔ قادیانی عقائد کی اشاعت کے لئے وہی ذرائع اختیار کئے گئے جو برصغیر میں استعمال کئے گئے تھے مثلاً ذہین طلباء کو آکسفورڈ اور کیمبرج کے تعلیمی وظائف دے کر ان کی ذہنی اور تعلیمی تربیت مادر برطانیہ میں کی گئی جس نے اس فرقہ کو جنم دیا تھا۔ پاکستان میں فرقہ قادیان کو غیر مسلم قرار دینے کے بعد فرقہ کا مرکز مادر برطانیہ منتقل ہو گیا جہاں سے مبلغ سارے عالم میں بھیجے جاتے رہے، جنوبی افریقہ بھی آتے رہے۔

جنوبی افریقہ میں قادیانی تبلیغ خفیہ طور پر چلتی رہی کیونکہ یہاں کے مسلمان نہ صرف بیدار تھے بلکہ پاکستانی دستور میں قادیانیوں کے مرتد یا غیر مسلم ہونے کا اعلان ہوتے ہی یہاں کے مسلمان ہوشیار ہو گئے اور ہر قادیانی کی سرگرمی پر نظر رکھنے لگے، مساجد میں ان کے داخلہ پر پابندیاں لگادیں وغیرہ۔

برصغیر کے باہر قادیانیوں نے اپنے تحفظ کے لئے قانونی چارہ جوئی شروع کی اور سیکولر عدالتوں میں مقدمات دائر کئے کہ انہیں مذہبی اقلیت کی حیثیت سے قانونی تحفظ فراہم کیا جائے۔ اسلام دشمن سیکولر عدالتیں جنوبی افریقہ میں بھی ان کو تحفظ دینے کے لئے آمادہ نظر آئیں اور ایسے فیصلے صادر کئے جن سے قادیانیوں کو تقویت ہوئی اور وہ مسلم مساجد و قبرستان میں شرکت کا دعویٰ کرنے لگے۔ یہاں انہوں نے اپنے آپ کو احمدی لاہوری مسلم فرقہ قرار دے کر آنکھوں میں دھول جھونکا اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کردیا۔

مسلم مساجد میں قادیانیوں کی آمد یا مسلم قبرستانوں میں ان کی تجہیز و تکفین کو مسلمانوں نے ناپسند کیا اور مزاحمت شروع کی۔ بات آگے بڑھی اور قادیانیوں نے سیکولر عدالتوں میں مقدمات دائر کئے۔ مادر برطانیہ اور امریکہ سے قادیانی مبلغین اور وکلاء طلب کئے گئے تاکہ وہ ان کے مقدمات کی پیروی کریں۔ اس طرح جنوبی افریقہ کا معروف قادیانی مقدمہ منظر عام پر آیا اور ۱۹۸۲ء سے ۱۹۹۵ء تک چلتا رہا۔

کیپ ٹاؤن کی سپریم کورٹ میں قادیانیوں نے مقدمہ دائر کیا کہ وہ من حیث احمدی لاہوری مسلم ہیں اور مسلم حقوق کے حق دار بھی ہیں انہیں مساجد میں داخل ہونے اور مقابر میں تدفین اور تجہیز و تکفین کی اجازت دی جائے اور ان کے مسلم حقوق بحال کئے جائیں۔ سپریم کورٹ میں احمدی لاہوری من حیث مدعی اور مسلم جوڈیشل کونسل من حیث

جنوبی افریقہ میں قادیانیت کے خلاف مقدمے کا ایک منفرد پہلو

مدعی علیہ PLAINTIF حاضر ہوئے۔ راقم الحروف بھی روز اول سے من حیث ایکسپرٹ وٹنس مقدمہ میں شریک رہا۔ مقدمہ کی سماعت دو محور پر گردش کرتی رہی اول یہ کہ آیا احمدی اور لاہوری مسلم ہیں یا مرتد، دوم یہ کہ آیا سیکولر عدالت کو کسی مذہبی کمیونٹی کے عقائد کے بارے میں فیصلہ صادر کرنے کا حق حاصل ہے یا نہیں؟ ایم جے سی کا موقف دونوں مسائل میں واضح تھا یعنی احمدی اور لاہوری بھی غیر مسلم تھے اور مذہبی عقائد کے معاملہ میں سیکولر عدالت کا فیصلہ قابل قبول نہیں ہے۔

جج برمن نے بڑی جسارت کے ساتھ یہ فیصلہ صادر کردیا کہ سیکولر عدالت قطعی مجاز ہے کہ وہ مذہبی عقائد سے متعلق مسائل میں بھی اپنے فیصلے صادر کرے بلکہ ان معاملات میں سیکولر عدالت زیادہ باصلاحیت (Competent) ہے اس کا فیصلہ خالص انصاف پر مبنی ہوگا اور غیر جانبدارانہ بھی۔

فیصلے کے اصل کلمات جسے سپریم کورٹ (عدالت عالیہ) بلوم فاؤنٹین نے اپنے فیصلے (Judgement) کے صفحات ۳۰......۳۱ پر نقل کیا ہے۔

" it appears to me that the resolution of the question whether Ahmadis are Muslims or not may well be more fairly and dispassionately decided by a secular Court such as this than by some other tribunal composed of theologians. Certainly when regard is had to the considerable Number of experts to be called and the considerable volume of tes timony to be given by them, this court may well be the most suitable forum to deal with them and with their evidence "

ایم جے سی نے عدالت کے فیصلہ کو قبول کرنے سے انکار کردیا اور مقدمہ کو مشرک عدالت سے خارج کرنے کی درخواست کی۔ مقدمہ کی سماعت ثانیہ نومبر ۱۹۸۵ء میں شروع ہوئی مسلم وکیل اسماعیل محمد نے اعلان کردیا کہ مذہبی مسائل میں سیکولر کورٹ کا فیصلہ مسلمانوں کے لئے قابل قبول نہیں ہے، مشرک عدالت اس کی مجاز نہیں کہ وہ کسی کو مسلم اور کسی کو مرتد قرار دے۔

ایم جے سی نے مقدمہ کا بائیکاٹ کیا ۲۰ نومبر ۱۹۸۵ء کو جج ولیم نے فیصلہ صادر کردیا کہ احمدی لاہوری چونکہ مسلمان ہیں لہٰذا ان کے مسلم حقوق بحال کئے جائیں، مساجد میں داخلہ اور قبرستان میں تجہیز و تکفین کی اجازت دی جائے۔ حکم عدولی کی سزا سخت ہوگی اور اسے توہین عدالت (Contempt of Court) قرار دیا جائے گا۔

مسلمانوں نے عدالت کے فیصلہ کو مسترد کردیا اور اعلان کردیا کہ لاہوری احمدی بھی قادیانیوں کی طرح غیر مسلم ہیں۔ ایک کافر جج دوسرے کافر کو مسلم قرار نہیں دے سکتا ہے۔ ایم جے سی نے تمام مساجد اور اراکین کمیٹی کو ہدایت جاری کردی کہ وہ کسی بھی قادیانی، لاہوری یا ان کے حمایتی اور طرف داروں کو مساجد میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیں اور مسلم قبرستان میں ان کی تدفین کی مزاحمت کریں۔ یہ اعلان بھی کردیا کہ ہر مسلمان عدالت کی حکم عدولی کی سزا بھگتنے اور جیل جانے کے لئے تیار ہے۔ جج ولیم کے فیصلہ کی روشنی میں قادیانی اور لاہوری احمدی

جسارت کے ساتھ مساجد میں داخل ہونے لگے اس سے فرقہ وارانہ کشمکش میں اضافہ ہوا اور تصادم کے خطرات بڑھنے لگے' مساجد اور مقابر میں ان کی مداخلت سے شہر میں فساد کا خطرہ پیدا ہوا۔

ملک کی عدالت عالیہ میں اپیل

مسلم جوڈیشنل کونسل (ایم جے سی) نے ملک کی سب سے بڑی عدالت (بلوم فاؤنٹین) میں جج برمن اور جج ولیم کے فیصلوں کے خلاف اپیل دائر کی اور دعویٰ کیا کہ غیر مسلم عدالت (سیکولر کورٹ) کو کسی فرقہ کے مذہبی عقائد سے متعلق حکم صادر کرنے کا حق نہیں ہے۔ یہ فیصلے مسلم کمیونٹی کے لئے قابل قبول نہیں ہیں۔ یہ مقدمہ (Case, No ۹۳، ۹۴) ۲۰ عدالت عالیہ کے بنچ میں پانچ عالی ججوں کے سامنے پیش ہوا اور اس کی سماعت ۲۱، ۲۲، ۲۴، ۲۵، ۲۸ اور ۲۹ اگست ۱۹۹۵ء کو جاری رہی' ۲۶ ستمبر ۱۹۹۵ء کو ججوں نے ۱۷۱ صفحات پر مشتمل اپنا فیصلہ صادر کر دیا اور صفحات ۱۵۴ اور ۱۵۵ پر سابق ججوں کے فیصلوں کو مسترد کرتے ہوئے واضح الفاظ میں اعلان کر دیا کہ:

"کسی کمیونٹی کے مذہبی عقائد کے بارے میں فیصلہ خود اس کمیونٹی کے علماء اور ماہرین عقائد ہی' جو اس عقیدہ کے محافظ امین اور مجاور ہیں' کر سکتے ہیں۔ صرف انہی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ یہ فیصلہ صادر کریں کہ کس فرد کے عقائد مذہب کے تسلیم شدہ عقائد کے مطابق ہیں اور کس فرد کے عقائد اس کے مخالف ہیں۔ اس حق کو کوئی عدالت یا فرقہ سلب نہیں کر سکتا ہے' سیکولر یا دنیاوی عدالت کے لئے غیر موزوں ہے کہ وہ فیصلہ صادر کرے کہ کون مسلمان ہے اور کون مرتد ہے کسی فرد کو مذہب کے دائرہ سے خارج کرنے (Excommunicate) کرنے کا حق بھی علماء کو حاصل ہے فیصلے کے اصل الفاظ حسب ذیل ہیں۔

One cannot deny the right to those who are legitimately charged with the protection of the Muslim faith to seek to safeguard what they consider to be the fundamental and critical tenets of their faith and to excommunicate someone whose convictions and beliefs are in opposition to, or not in conformity with those principles.

ججوں نے فیصلہ میں لارڈ ڈیوی (Lard Davy) کے تبصرے کو بھی اپنی حمایت میں پیش کیا ہے (ص ۱۵۴) نیز اسکاٹ لینڈ کے فری چرچ کے مقدمہ سے متعلق لارڈ ہلسبری (Lard Halsbury) کے

البنایہ شرح ہدایہ (عربی)

یہ علامہ عینی مصری شارح بخاری کی تصنیف ہے۔ ہدایہ کی تمام شروح کی نسبت زیادہ مفصل۔ نافع اور جامع ہے۔ ہدایہ کی عبارت حل کرنے اور فقہ وحدیث کے مباحث لانے میں بے مثال ہے، حضرت مولانا محمد یوسف بنوری قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

" وهو من انفع الشروح حلا لغوامض الكتاب ثم جمعًا بين ابحاث الفقه و الحديث (مقدمہ نصب الرایۃ ص ۱۵)" اور حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی مہاجر مدنی دامت برکاتہم لکھتے ہیں۔

" وشرحه هذا يفوق على شروح الآخرين فانه جعل الكتاب ممزوجا في شرحه لا يترك كلمة الا شرحها ولا معضلة الا فتحها . يسوق الدلائل ويوضح المسائل ويبين اللغات ويظهر التراكيب واعراب الكلمات ويستدل بالاحاديث والآثار ويتكلم في رواة الاخبار ولا يصطبر قلمه السيال حتى يبين كل ما يحتاج اليه الطالبون وفحول الرجال (مقدمہ البنایہ ص ۶)

ہدایہ کی یہ بے بدل شرح تصحیح کے پورے اہتمام اور بقدر ضرورت عربی حاشیہ کے ساتھ ہمارے ہاں زیر طبع ہے۔ حاشیہ میں احادیث کی تخریج بھی ہے۔ ہدایہ جزو اول کتاب الحج کے آخر تک پانچ ضخیم جلدیں (تقریباً اڑھائی ہزار صفحات) طبع ہو چکی ہیں۔ باقی زیر تصحیح وطباعت ہیں۔ پانچ مجلد جلدوں کی عام قیمت -/۸۷۰ روپے ہے۔

اہلِ علم کیلئے خاص رعایت ہوگی۔

ناشر

مکتبہ حقانیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ۔ ملتان پاکستان

فون نمبر ۴۱۰۹۳

فیصلوں کو بھی اپنی تائید میں پیش کیا ہے۔(ص ۱۵۵) ان فیصلوں کے مطابق بھی مذہبی عقائد کے سلسلہ میں سیکولر عدالتیں فیصلہ صادر نہیں کرسکتی ہیں ماورائی مسائل میں لادینی عدالتیں حکم نہیں بن سکتی ہیں۔

جنوبی افریقہ کی عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ اب ایک عالمی نظیر ہے۔ دنیا کی کسی عدالت میں قادیانی فرقہ یا احمدی اور لاہوری فرقہ منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا۔ کوئی سیکولر عدالت ان فرقوں کو حق تحفظ دینے کی مستحق نہیں ان کے بارے میں حتمی فیصلہ امت مسلمہ کے علمائے کبار اور مذہب و عقائد کے ماہرین ہی کرسکتے ہیں اگر وہ انہیں غیر مسلم یا مرتد قرار دے چکے ہیں تو کوئی سیکولر عدالت انہیں مسلم قرار نہیں دے سکتی ہے۔ قادیانی جو عام طور پر سیکولر عدالتوں کا سہارا لے کر اپنے حقوق کا تحفظ حاصل کیا کرتے تھے اب وہ اس فیصلہ کن نظیر کی روشنی میں اس سے محروم ہوچکے ہیں۔ مادر برطانیہ جس کی کوکھ سے اس فرقہ نے جنم لیا ہے وہ بھی اپنی غیر محرم نسل کی حفاظت نہیں کرسکتی ہے۔ اس اعتبار سے جنوبی افریقہ کی عدالت عالیہ کا فیصلہ عالمی نظیر کی حیثیت رکھتا ہے اور عقائد کے مقدمات (Doctrinol and Exclesiastica) کی سماعت کا حق نہ تو یورپ کی عدالتوں کو ہے نہ ہی امریکی یا غیر امریکی عدالتوں کو ہے۔ برصغیر ہند و پاک کیلئے یہ فیصلہ سب سے اہم ہے کیونکہ یہاں یہ تحریک ہنوز سرگرم عمل ہے۔

مقدمات کے طویل ریکارڈ کا تحفظ

تقریباً پندرہ سالوں کے طویل مقدمات کے عدالتی کاغذات، فائل اور متعلقہ ریکارڈ کیپ ٹاؤن کے نوجوان وکیل (اٹارنی) مسٹر احمد چوہان کی لائبریری میں محفوظ ہیں۔ محققین اور ریسرچ اسکالرز ان سے استفادہ کرسکتے ہیں۔ موصوف اس مقدمہ میں روز اول سے روز آخر تک متعلق رہے ہیں، قادیانی تحریک اب جنوبی افریقہ میں درگور ہوچکی ہے تحریک ارتداد کے کفن میں یہ فیصلہ آخری کیل تھی۔

دو اہم نظائر

پانچ ججوں نے اپنے فیصلوں کی تائید میں دو اہم نظائر پیش کیے ہیں وہ بھی پیش نظر رہیں۔

Significant in this connecition are the following observations of Lord Davey in General Assembly of Free Church of Scotlant and Others v Lord Overtoun and Others 1904 AC 515 (HL Sc) at 644-5):

My Lords, I disclaim altogether any right in this or any other Civil Court of this realm to discuss the truth or reasonableness of any of the doctrines of this or any other religious association, or to say whether any of them are or are not based on a just interpretation of the language of Scripture, or whether the contradictions or antinomies between different statements of doctrine are or are not real or apparent only, or whether such contradictions do or do not proceed only from an imperfect and finite conception of a perfect and infinite Being, or any similar question.

See too Lord Halsbury LC at 613.

بنیاد پرستی

نہیں ہے کوئی خطرہ بنیاد پرستی سے
ہے صرف خطرہ مغلو پرستی سے
نہیں ہے خطرہ افلاس و تنگدستی سے
ہے صرف خطرہ حب مال اور مادہ پرستی سے
نہیں ہے کوئی خطرہ انسانوں کی بستی سے
ہے صرف خطرہ حب جاہ اور خود پرستی سے
نہیں ہے کوئی خطرہ الاختلاف امتی سے
ہے صرف خطرہ الحاد و فرقہ پرستی سے
نہیں کوئی خطرہ کسی بڑی ہستی سے
ہے صرف خطرہ امت کی پستی سے
نہیں ہے کوئی خطرہ امریکہ کے یاروں کو
ہے صرف خطرہ امت کی بالادستی سے

از حاجی جاوید اقبال چغتائی

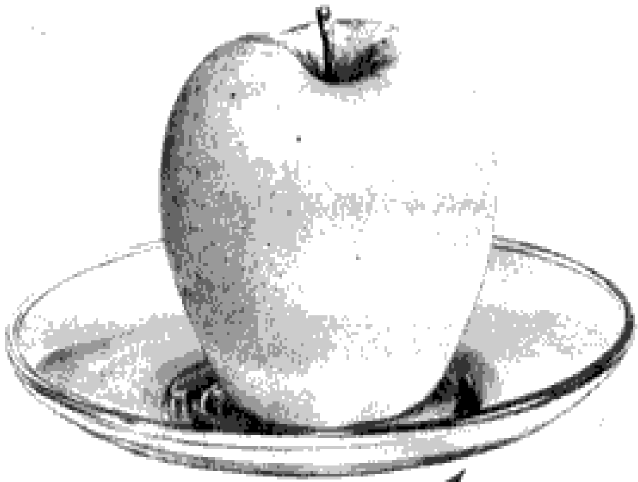

روزانہ ایک سیب کھائیے
کبھی معالج کے پاس نہ جائیے!

داناؤں کا یہ مشورہ درست بشرطیکہ آپ کا معدہ بھی درست ہو اور سیب کو جزوِ بدن بنا سکے

ہاضمہ خراب ہو تو اچھی سے اچھی غذا بھی نظام ہضم پر بار بن جاتی ہے اور آپ قدرت کی عطا کردہ بہت سی نعمتوں سے صحیح طور پر لطف اندوز نہیں ہو سکتے۔
اپنی صحت اور تندرستی کی خاطر کھانے پینے میں احتیاط سے کام لیجیے۔ سادہ اور زود ہضم غذا کھائیے۔
پُرخوری سے بچیے۔ مرچ مسالے دار پکوانوں سے پرہیز کیجیے کیونکہ یہ معدے اور آنتوں کے افعال پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔

اگر کسی وقت کھانے پینے میں بے احتیاطی ہو جائے تو نظام ہضم کی شکایات مثلاً بدہضمی، قبض، گیس، سینے کی جلن، دردِ شکم اور کھانے سے بے رغبتی سے محفوظ رہنے کے لیے نئی کارمینا لیجیے۔ نئی کارمینا معدہ اور آنتوں کے افعال کو منظم و درست رکھتی ہے۔

نظامِ ہضم کی اصلاح کے لیے پُرتاثیر ہاضم ٹکیاں

خوش ذائقہ **نئی کارمینا** ہمیشہ گھر میں رکھیے

Adarts-CAR-1/92

جناب ضیاء الدین لاہوری

سرسید، مرزا قادیانی اور انگریزی حکومت

انیسویں صدی کے آخری عشروں میں احمد خان اور مرزا غلام احمد قادیانی بہت مشہور ہوئے۔ دونوں اپنے اپنے طور پر برطانوی حکومت کی حمایت میں نہایت شدت سے سرگرم عمل رہے اور مذہبی حوالوں کی بنیاد پر مسلمانوں کو انگریزوں کی اطاعت کی تلقین کرتے رہے۔ مرزا قادیانی نے اس مقصد کے لئے مسلمانوں سے الگ ایک مذہب کی بنیاد رکھی۔ اور اپنے پیروکاروں کے لئے سلطنت انگریزی کا وفادار ہونا لازمی قرار دیا۔ جب کہ سرسید نے دوسرے ذرائع کے علاوہ علی گڑھ کالج کے ذریعہ اپنے مقاصد کی تکمیل کا خواب دیکھا۔ اور عمر بھر اپنے خطبات میں مسلمان عوام اور طلبہ کا سب سے بڑا فرض سرکار انگریزی کی خیر خواہی قرار دیتے رہے۔ سرسید کے دست راست نواب محسن الملک نے اپنے لیکچر میں کالج کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا

"یہاں مذہبی تعلیم تعصب سے پاک ہے' تفرقہ کو دور کرنے والی ہے۔ غیر مذہب والوں سے اتحاد اور دوستی رکھنے کی تعلیم دیتی ہے۔ گورنمنٹ کی اطاعت اور سچی خیر خواہی کو جزو اسلام بتاتی ہے۔"

(مجموعہ لیکچرز و اسپیچز' نواب محسن الملک مطبوعہ لاہور' ۱۹۰۴ء ص ۲۰۸)

۱۸۹۷ء کی یونان ترکی لڑائی میں ترکوں کی فتح پر ہندی مسلمانوں نے سلطان کو مبارک بادی کے تار روانہ کئے۔ سرسید کے لئے یہ خوشی ناقابل برداشت تھی کیونکہ مسلمانوں کا یہ طرز عمل جہاں عظیم اسلامی ملک کی فتح کا جشن تھا وہاں ذہنی طور پر برطانوی حکومت کے خلاف جذبات کا اظہار بھی تھا۔ جو اس دوران ترکوں کے خلاف سخت کلمات استعمال کر رہی تھی۔ سرسید نے اوپر تلے کئی مضمون مسلمانوں کے اظہار مسرت کے ان جذبات کے خلاف لکھے۔ دوسری جانب مرزا قادیانی نے بھی حسب توقع اسی قسم کے رد عمل کا اظہار کیا۔ سرسید کو مرزا صاحب کا ایک مضمون بہت بھلا لگا۔ اور انہوں نے اسے "مرزا غلام احمد قادیانی" کے زیر عنوان مندرجہ تبصرہ کے ساتھ شائع کیا:

"مرزا صاحب نے جو اشتہار ۲۵ جون ۱۸۹۷ء کو جاری کیا ہے اس اشتہار میں مرزا صاحب نے ایک نہایت عمدہ فقرہ گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہی اور وفاداری کی نسبت لکھا ہے۔ ہمارے نزدیک ہر ایک مسلمان کو جو گورنمنٹ انگریزی کی رعیت ہے۔ ایسا ہی ہونا چاہئے جیسا کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ اس لئے ہم اس فقرہ کو اپنے اخبار میں چھاپتے ہیں۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہی کی نسبت جو میرے پر حملہ کیا گیا ہے یہ حملہ بھی محض شرارت ہے۔ سلطان روم کے حقوق بجائے خود ہیں۔ مگر اس گورنمنٹ کے حقوق بھی ہمارے سر پر ثابت شدہ ہیں۔ اور ناشکر گزاری ایک بے ایمانی کی قسم ہے۔ اے نادانو! گورنمنٹ انگریزی کی تعریف تمہاری طرح میرے قلم سے منافقانہ نہیں نکلتی بلکہ میں اپنے اعتقاد اور یقین سے جانتا ہوں کہ درحقیقت خدا تعالیٰ کے فضل سے اس گورنمنٹ کی پناہ ہمارے لئے بالواسطہ خدا تعالیٰ کی پناہ ہے۔ اس سے زیادہ اس گورنمنٹ کی پرامن سلطنت ہونے کا اور کیا میرے نزدیک ثبوت ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ پاک سلسلہ (یعنی مرزائیت) اس گورنمنٹ کے ماتحت برپا کیا ہے وہ لوگ میرے نزدیک سخت نمک حرام ہیں جو حکام انگریزی کے روبرو ان کی خوشامدیں کرتے ہیں۔ ان کے آگے گرتے ہیں اور پھر گھر میں آکر کہتے ہیں کہ جو شخص اس گورنمنٹ کا شکر کرتا ہے وہ کافر ہے۔ یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ ہماری یہ کارروائی جو اس گورنمنٹ کی نسبت کی جاتی ہے' منافقانہ نہیں ہے ولعنۃ اللہ علی المنافقین بلکہ ہمارا یہی عقیدہ ہے جو ہمارے دل میں ہے۔"

(علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ معہ تہذیب الاخلاق ۲۴ جولائی ۱۸۹۷ء)

مرزا صاحب نے اس تبصرہ کو برطانیہ کے ایک سند یافتہ عظیم خیر خواہ کا سند فضیلت سمجھتے ہوئے اس کا ذکر اپنی ایک تحریر میں یوں کیا:

"سرسید احمد خاں صاحب کے سی ایس آئی نے جو اپنے آخری وقت میں یعنی موت سے تھوڑے دن پہلے میری نسبت ایک شہادت شائع کی ہے۔ اس سے گورنمنٹ عالیہ سمجھ سکتی ہے کہ اس دانا اور مردم شناس شخص نے میرے طریق اور رویہ کو بہ دل پسند کیا ہے۔"

(کشف الغطاء مطبوعہ قادیان ص ۹)

پھر انہوں نے سرسید کا مذکورہ بالا حوالہ بڑے فخر سے درج کیا ہے۔ گویا انگریز کی وفاداری کے متعلق سرسید کی شہادت ایک عظیم درجہ رکھتی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے مذکورہ اشتہار کے بارے میں لکھا:

"یہ مضمون خیر خواہی گورنمنٹ انگریزی میں نے اس وقت شائع کیا تھا جن دنوں میں مولوی محمد حسین بٹالوی اور دوسرے لوگوں نے سلطان روم کی تعریف میں مضمون لکھے تھے۔ اور بوجہ خیر خواہی اس گورنمنٹ کے مجھ کو کافر ٹھہرایا تھا۔ سید احمد خان صاحب خوب جانتے تھے کہ کس قدر میں انگریزی

گورنمنٹ کا خیر خواہ اور امن پسند انسان ہوں۔ اسی لئے میں نے ڈاکٹر کلارک کے مقدمہ میں سید صاحب کو اپنی صفائی کا گواہ لکھوایا تھا۔"

مرزا قادیانی اور سرسید کی انگریزی حکومت کی حمایت میں تحریروں کا آپس میں مقابلہ کیا جائے تو ان میں حیران کن حد تک لفظی و معنوی مشابہت اور ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ ذیل میں چند عنوانات کے تحت ان کی اس قسم کی تحریریں درج کی جاتی ہیں:

مدح

گورنمنٹ انگلشیہ خدا کی رحمت اور برکت ہے

مرزا قادیانی:

گورنمنٹ انگلشیہ خدا کی نعمتوں سے ایک نعمت ہے یہ ایک عظیم الشان رحمت ہے یہ سلطنت مسلمانوں کے لئے آسمانی برکت کا حکم رکھتی ہے۔

(شہادت القرآن مطبوعہ سیالکوٹ ص ک ا)

سرسید: ہندوستان میں برٹش گورنمنٹ خدا کی طرف سے ایک رحمت ہے۔

(رپورٹ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس اجلاس نہم مطبوعہ آگرہ ۱۸۹۵ء ص ۱۶۹)

میں اس رول (RULE یعنی حکومت) کو ہمیشہ سے یہ سمجھتا ہوں کہ وہ میرے ہم وطنوں اور ہم مذہبوں کے امن اور بہبودی کے لئے ایک بڑی برکت ہے۔

(مکتوبات سرسید مطبوعہ لاہور ۱۹۵۹ء صہ ۲۳۲)

دنیا میں بے نظیر گورنمنٹ

مرزا قادیانی: میرا یہ دعویٰ ہے کہ تمام دنیا میں گورنمنٹ برطانیہ کی طرح کوئی دوسری ایسی گورنمنٹ نہیں جس نے زمین پر امن قائم کیا ہو۔

(ازالہ اوہام مطبوعہ امرت سر ۱۳۰۸ھ ص ۵۴)

سرسید: انگریزی گورنمنٹ سے جس قدر ملک میں امن وامان اور رعایا میں آزادی ہے اس کی نظیر دنیا میں کسی گورنمنٹ میں نہیں ہے۔

(مکمل مجموعہ لیکچرز واسپیچز سرسید مطبوعہ لاہور ۱۹۰۰ء ص ۱۱ے)

مذہبی آزادی میں کوئی مانع نہیں

مرزا قادیانی: خدا تعالیٰ نے انگریزوں کو ملک دیا۔ اور انہوں نے ملک لے کر کچھ ظلم نہ کیا کسی کا نماز روزہ بند نہ کیا۔ کسی کو حج پر جانے سے منع نہ کیا۔ بلکہ عام آزادی اور امن قائم کیا۔

(شہادت القرآن ص ۷۹)

سرسید: سرکار انگلشیہ کی عملداری میں ہندو مسلمان سب امن و آسائش سے رہتے ہیں۔ کوئی زبردست زیردست پر ظلم نہیں کرسکتا۔ ہر شخص اپنے اپنے مذہب کے موافق خدا کی یاد' پرمیشور کی پرستش میں مصروف ہے۔ کوئی کسی سے معترض نہیں۔ ہندو اپنے مذہب کے مطابق شیوالے بناتے

جبار کارپٹس
ڈیلرز
زینت کارپٹ • مون لائٹ • پاک پنجاب کارپٹ
یونائیٹڈ کارپٹ • وینس کارپٹ • اولمپیا کارپٹ
PH:6646888-6647655
FAX:092-21-521503
مساجد کیلئے خاص رعائت
سم- این آر ایونیو نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک بجی
برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

ہیں اور پوجا کرتے ہیں مسلمان اپنے مذہب کے موافق مسجدیں بناتے ہیں اور اذانیں دیتے ہیں' نمازیں پڑھتے ہیں کوئی روکنے والا اور منع کرنے والا نہیں۔

(سرکشی ضلع بجنور مطبوعہ آگرہ ۱۸۵۸ء ص ۱۴۳)

ملکہ وکٹوریہ

ملکہ وکٹوریہ کو الہام اور اس کے سر پر خدا کا ہاتھ

مرزا قادیانی: اے قادر و کریم۔ اپنے فضل و کرم سے ہماری ملکہ معظمہ کو خوش رکھ۔ جیسا کہ ہم اس کے سایہ عاطفت کے نیچے خوش ہیں اور اس سے نیکی کر جیسا کہ ہم اس کی نیکیوں اور احسانوں کے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور ان معروضات پر کریمانہ توجہ کرنے کے لئے اس کے دل میں آپ الہام کر کہ ایک قدرت اور طاقت تجھی کو ہے۔ آمین ثم آمین

(تحفہ قیصرہ مطبوعہ قادیان ۱۸۹۷ء ص ۳۲)

اے ملکہ قیصرہ ہند خدا تجھے اقبال اور خوشی کے ساتھ عمر میں برکت دے۔ تیرا عہد حکومت کیا ہی مبارک ہے کہ آسمان سے خدا کا ہاتھ تیرے مقاصد کی تائید کر رہا ہے۔

(ستارہ قیصرہ مطبوعہ قادیان ۱۸۹۷ء ص ۸)

سرسید: الٰہی! ... تیرے ہی القاء سے ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ دام سلطنتہا نے پر رحم اشتہار معافی کا جاری کیا۔ ہم دل سے اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور اپنی جان سے ملکہ کو دعا دیتے ہیں۔ الٰہی تو ہماری اس دعا کو قبول کر۔ آمین الٰہی ہماری ملکہ وکٹوریا ہو اور جہان ہو۔

(شکریہ مطبوعہ میرٹھ ۱۸۵۹ء ص ۵)

خدا ہمیشہ ہماری ملکہ وکٹوریا کا حافظ ہے۔ میں بیان نہیں کر سکتا خوبی اس پر رحم اشتہار کی جو ہماری ملکہ معظمہ نے جاری کیا بے شک ہماری ملکہ معظمہ کے سر پر خدا کا ہاتھ ہے۔ بے شک یہ پر رحم اشتہار الہام سے جاری ہوا ہے۔

(اسباب سرکشی ہندوستان مطبوعہ آگرہ ۱۸۵۹ء ص ۴۱)

ملکہ کی سلامتی اور درازی سلطنت کی دعا

مرزا قادیانی: یاالٰہی! اس مبارکہ قیصرہ ہند دام ملکہا کو دیر گاہ تک ہمارے سروں پر سلامت رکھ۔ اور اس کے ہر قدم کے ساتھ اپنی مدد کا سایہ شامل حال فرما۔ اور اس کے اقبال کے دن بہت لمبے کر۔

(ستارہ قیصرہ ص ۴)

سرسید: ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ .... دونوں قومیں نہایت محبت و اخلاص سے گورنمنٹ انگلشیہ کے سایہ عاطفت میں اپنی زندگی نہایت وفاداری سے بسر کریں اور ملکہ معظمہ وکٹوریا قیصرہ انڈیا کی سلامتی اور درازی سلطنت کی دعا کرتے رہیں۔

(آخری مضامین مطبوعہ لاہور ۱۸۹۸ء ص ۵۸)

حضرت ملکہ کی شصت سالہ جشن جوبلی پر دعائیں فرض اور واجب

مرزا قادیانی: ہم پر واجب ہے کہ ہم سچے دل سے نہ نفاق سے 'اس گورنمنٹ کے شکر گزار ہوں اور جناب قیصرہ ہند دام ظلہا کی عمر و اقبال و دولت اور اس خاندان کے دوام اور بقا کے لئے دل سے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ نے اس شکر اور ان دعاؤں کے لئے جشن جوبلی کا ہمیں ایک موقع دیا ہے اور یہ دن حقیقت میں ایک عظیم الشان خوشی کا موجب ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہماری ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام ظلہا کے شصت سالہ زمانہ تخت نشینی کو امن اور عافیت اور ترقی اقبال کے ساتھ پورا کیا۔ سو میری رائے ہے کہ اس خوشی کے اظہار اور شکر اور دعا کے لئے میری جماعت کے دوست اور احباب ..... بمقام قادیان جمع ہوں۔

(تبلیغ رسالت جلد ششم مطبوعہ لاہور اشاعت اول ص ۴۲)

سرسید: ہمارا مذہبی فرض ہے کہ ہم حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی اطاعت دل و جان سے کریں اور ان کی دولت اور حکومت کی درازی اور قیام و استحکام کی دعا کرتے رہیں اور اس بات کے اظہار کے لئے کہ ہندوستان کے مسلمان اپنے مذہب کے احکام کے سچے پیرو ہیں اور اپنے عادل اور فرض شناس حاکم کی نہایت وفاداری اور خیر خواہی سے اطاعت کرتے ہیں۔ حضرت ملکہ معظمہ کی شصت سالہ حکومت کی ایک یادگار قائم کرنی چاہئے۔

(مکمل مجموعہ لیکچرز سرسید ص ۵۷۳)

نوشیرواں عادل اور حضور اکرمؐ بمقابلہ ملکہ وکٹوریہ اور رعایائے ہندوستان

مرزا قادیانی: یہ دعاگو ... اسی طرح وجود ملکہ معظمہ قیصرہ ہند اور اس کے زمانہ سے فخر کرتا ہے۔ جیسا کہ سید الکونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوشیرواں عادل کے زمانہ سے فخر کیا تھا سو .... جلسہ جوبلی کی مبارک تقریب پر ہر ایک شخص پر واجب ہے کہ ملکہ معظمہ کے احسانات کو یاد کر کے مخلصانہ دعاؤں کے ساتھ مبارک باد دے۔ اور حضور قیصرہ ہند و انگلستان میں شکر گزاری کا ہدیہ گزارنے۔

(تحفہ قیصریہ ص ۳)

سرسید نوشیرواں جو ایک آتش پرست بادشاہ مگر عادل' اس کے عہد میں ہونے سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی خوشی و خوشنودی ظاہر فرمائی ہے .... پس ہم رعایا ہندوستان پر جو ملکہ معظمہ وکٹوریہ دام سلطنتہا ملکہ ہند و انگلینڈ کی رعیت ہیں اور جو ہم پر عدل و انصاف' بغیر قومی یا مذہبی طرفداری کے حکومت کرتی ہے سرتاپا احسان مند ہیں اور ہم پر ہمارے پاک اور روشن مذہب کی تعلیم سے ہم کو اس احسان مندی کا ماننا اور اس کا شکر بجالانا واجب ہے۔

(مکمل مجموعہ لیکچرز سرسید ص ۶)

اطاعت و خیر خواہی

مستامن کے لئے حاکم کی فرماں برداری مذہبی حکم ہے

مرزا قادیانی خدا تعالیٰ ہمیں صاف تعلیم دیتا ہے کہ جس بادشاہ کے زیر سایہ امن کے ساتھ بسر کرو

اس کے شکر گزار اور فرماں بردار بنے رہو۔

(شہادت القرآن ص ۴۷)

سرسید: میرے عقیدہ میں مذہب اسلام دغابازی اور فریب کا وسیلہ یا لٹیرے پن کا حیلہ نہیں ہے اس کا سچا مسئلہ یہ ہے کہ اپنے حاکم کے جس کی امن میں رہتے ہیں اور امن میں زندگی بسر کرتے ہیں اس کے سچے خیر خواہ رہیں۔

(مکمل مجموعہ لیکچرز ص ۲۷۷)

گورنمنٹ انگریزی کی اطاعت فرض اور واجب

مرزا قادیانی: گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے‘ لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے۔

(ستارہ قیصرہ ص ۴)

سرسید .....: لازم آتا ہے کہ تمام مسلمان جو ہندوستان میں برٹش گورنمنٹ کے سایہ حکومت میں زندگی بسر کرتے ہیں‘ نہایت وفاداری اور نمک حلالی کے ساتھ برٹش گورنمنٹ کی اطاعت کریں۔

(آخری مضامین ص ۱۳)

خدا اور رسول کی طرف سے اطاعت کا حکم

مرزا قادیانی مسلمانوں کو خدا اور رسول کا حکم ہے کہ جس گورنمنٹ کے ماتحت ہوں وفاداری سے اس کی اطاعت کریں۔ (کشف الغطاء ص ۶)

سرسید: میں خدا اور رسول کا جن پر کہ میں یقین رکھتا ہوں‘ یہی حکم سمجھتا ہوں کہ جس حاکم کے امن میں رہیں اس کی اطاعت کریں۔

(مکمل مجموعہ لیکچرز سرسید ص ۳۱۱)

پچاس ساٹھ برس کی وفاداری کے دعوے

مرزا قادیانی: میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً" ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں اپنی زبان اور قلم سے اہم کام میں مشغول ہوں تاکہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں۔

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص ۱۰)

سرسید: ہندوستان میں برٹش گورنمنٹ خدا کی طرف سے ایک رحمت ہے اس کی اطاعت اور فرماں برداری اور پوری وفاداری اور نمک حلالی‘ جس کے سایہ عاطفت میں ہم امن و امان سے زندگی بسر کرتے ہیں‘ خدا کی طرف سے ہمارا فرض ہے۔ میری یہ رائے آج کی نہیں بلکہ پچاس ساٹھ برس سے میں اسی رائے پر قائم اور مستقل ہوں۔

(رپورٹ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس اجلاس نہم ۱۹۹)

ذاتی خدمت و اطاعت محض مذہبی احکام کے تحت کی

مرزا قادیانی: اس عاجز نے جس قدر .... انگریزی گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا ہے وہ صرف اپنے ذاتی خیال سے ادا نہیں کیا بلکہ قرآن شریف اور احادیث نبوی کی ان بزرگ تاکیدوں نے‘ جو اس عاجز کے پیش نظر ہیں‘ مجھ کو شکر کرتے پر مجبور کیا ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم مطبوعہ لاہور ۱۹۷۰ء)

سرسید: میں اپنی عالی قدر گورنمنٹ کا شکر گزار ہوں جس نے میری ناچیز خدمتوں کی عزت کی .... میں نے گورنمنٹ کی کوئی خدمت نہیں کی بلکہ جو کچھ میں نے کیا ہے وہ میں نے اپنے پاک مذہب اور سچے ہادی کے حکم کی تعمیل کی ہے۔

(مکمل مجموعہ لیکچر سرسید ص ۲۲۲)

جہاد

مستامن کے لئے جہاد حرام ہے

مرزا قادیانی شریعت اسلام کا یہ واضح مسئلہ ہے جس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا جس کے زیر سایہ مسلمان لوگ امن اور عافیت اور آزادی سے زندگی بسر کرتے ہوں اور جس کے عطیات سے ممنون منت اور مرہون احسان ہوں اور جس کی مبارک سلطنت حقیقت میں نیکی اور ہدایت پھیلانے کے لئے کامل مددگار ہو‘ قطعی حرام ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم ص ۶۹)

سرسید: مسلمانوں کے مذہب بموجب ہماری گورنمنٹ کی عمل داری میں جہاد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ تمام مسلمان ہندوستان کے برٹش گورنمنٹ کے امن میں ہیں اور مستامن ان لوگوں پر‘ جن کے امن میں ہے جہاد نہیں کر سکتا۔

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ہاشمیہ رجسٹرڈ نمبر ۲۱۰

تعارف .... مدرسہ قاسم العلوم ہاشمیہ صحبت روڈ سبی بلوچستان ایک مشہور دینی ادارہ ہے مدرسہ ہذا ۱۹۷۳ء میں معرض وجود میں آیا ہے مدرسہ ہذا میں شعبہ حفظ و ناظرہ عربی‘ فارسی کی تعلیم مفت دی جاتی ہے ادارے میں مقیم طلباء کی تعداد تقریباً" پچاس کے لگ بھگ ہے اس کے علاوہ ساٹھ ستر شہری طلباء بھی دینی علوم سے بہرہ ور ہو رہے ہیں مدرسہ ہذا کی کوئی آمدنی نہیں ہے صرف مخیر حضرات کے تعاون سے ادارے کے اخراجات پورے کئے جاتے ہیں تمام دین دوست احباب سے گزارش ہے مدرسہ ہذا کے غریب طلباء کو اپنی امداد سے فراموش نہ فرمائیں۔

الداعی الی الخیر مولوی عطاء اللہ ناظم مدرسہ قاسم العلوم ہاشمیہ صحبت روڈ سبی بلوچستان

(امائی مجوز آف انڈیا حصہ دوم مطبوعہ میرٹھ ۱۸۶۰ء ص ۳)

ہندوستان میں مذہبی آزادی کے باعث جہاد جائز نہیں

مرزا قادیانی: ایسی گورنمنٹ سے جو دین اسلام اور دینی رسوم پر کچھ دست اندازی نہیں کرتی اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کے لئے ہم پر تلواریں چلاتی ہے قرآن شریف کی رو سے جنگ مذہبی کرنا حرام ہے۔

(کشتی نوح مطبوعہ لاہور ص ۱۰۰)

.... کیونکہ مسلمانان برٹش انڈیا اس گورنمنٹ برطانیہ کے نیچے آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں اور کیونکر آزادگی سے اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے پر قادر ہیں اور تمام فرائض منصبی بے روک ٹوک بجالاتے ہیں پھر اس مبارک اور امن بخش گورنمنٹ کی نسبت کوئی خیال بھی جہاد کا دل میں لانا کس قدر ظلم اور بغاوت ہے۔

(تحفہ قیصریہ ص ۳)

سرسید: جس وقت تک مسلمان کامل امن و امان کے ساتھ خدا کی وحدانیت کا وعظ کہہ سکیں اس وقت تک کسی مسلمان کے نزدیک اپنے مذہب کی رو سے اس ملک کے بادشاہ پر جہاد کرنا جائز نہیں ہے خواہ وہ کسی قوم کے کیوں نہ ہوں ..... ہم مسلمان ہندوستان میں بھی اس طرح پر رہتے ہیں کہ مذہبی معاملہ میں ہم کو ایک قسم کی آزادی حاصل ہے اپنے مذہبی فرائض کو بے کھٹکے ادا کرتے ہیں۔

(ڈاکٹر ہنٹر کی کتاب پر تکتہ چینی مطبوعہ لندن ۱۸۷۲ء ص ۸۶)

جب گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے مسلمانوں کے مذہب میں کسی قسم کی دست اندازی نہیں ہے اور مسلمانوں کی آزادی میں کسی طرح کا فتور نہیں ہے بلکہ درحقیقت ان کی تقریر کو بے انتہا آزادی ہے تو ایسی صورت میں کسی مسلمان کو ایسے منصوبوں میں شریک ہونا حلال نہ ہوگا جس کی بنا اس ارادہ پر ہو کہ گورنمنٹ انگریزی کو تہ و بالا کردیں۔

(مکاتیب سرسید احمد خان مطبوعہ لاہور اشاعت اول ص ۲۶)

عادل گورنمنٹ سے مقابلہ بغاوت ہے نہ کہ جہاد

مرزا قادیانی: جس گورنمنٹ کے ذریعہ سے آزادی سے زندگی بسر ہو اور پورے طور پر امن حاصل ہو اور فرائض مذہبی کماحقہ ادا کرسکیں اس کی نسبت بدنیتی کو عمل میں لانا ایک مجرمانہ حرکت ہے نہ جہاد

(تحفہ قیصریہ ص ۹)

رعیت کا عادل بادشاہ کے ساتھ مقابلہ کرنا اس کا نام بغاوت ہے نہ کہ جہاد۔

(ایضاً صفحہ ۲۸)

سرسید: خدا کا شکر ہے کہ اس نے ایسی مہربان اور عادل گورنمنٹ دی جو ان کی جان و مال اور عزت کی حفاظت کرتی ہی اور اس نے ہر طرح کی مذہبی آزادی عنایت کی ہے۔

(آخری مضامین ص ۲۰)

یہ بات سب لوگ جانتے ہیں کہ جس حاکم کی عملداری میں جو بطور رعیت ہو کر ان کے امن میں رہتے ہیں ان حاکموں سے مقابلہ کرنا بغاوت ہے نہ کہ جہاد۔

(امائی مجوز آف انڈیا حصہ سوم و رمقالات سرسید حصہ ۷ مطبوعہ لاہور ۱۹۶۲ء ص ۱۸۶)

۱۸۵۷ء

جہاد کرنے والے بدچلن اور تماش بین تھے

مرزا قادیانی: ۱۸۵۷ء میں مسلمانوں کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ بجز بدچلنی اور فسق و فجور کے اسلام کے رئیسوں کو اور کچھ یاد نہ تھا جس کا اثر عوام پر بھی بہت پڑگیا تھا، انہی ایام میں انہوں نے ایک ناجائز اور ناگوار طریقہ سے سرکار انگریزی سے باوجود نمک خوار اور رعیت ہونے کے مقابلہ کیا اور ایسا جہاد ان کے لئے شرعاً جائز نہ تھا۔

(ازالہ اوہام ص ۷۴۲)

سرسید: ہر ضلع میں پاجی اور جاہلوں کی طرف سے جہاد کا نام ہوا .... اس زمانہ میں جن لوگوں نے جہاد کا جھنڈا بلند کیا ایسے خراب اور بد رویہ اور بداطوار آدمی تھے کہ بجز شراب خوری اور تماش بینی اور ناچ اور رنگ کے اور کچھ وظیفہ ان کا نہ تھا۔

(اسباب سرکشی ہندوستان ص ۷۷۶)

کوئی عالم یا مولوی شریک نہیں ہوا

مرزا قادیانی: ۱۸۵۷ء میں جو کچھ فساد ہوا اس میں بجز جہلا اور بدچلن لوگوں کے اور کوئی شائستہ اور نیک بخت مسلمان، جو باعلم اور باتمیز تھا، ہرگز مفسدہ میں شامل نہیں ہوا۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم ص ۶۸)

سرسید: میں نہیں دیکھتا کہ اس تمام ہنگامہ میں کوئی خدا پرست آدمی یا کوئی سچ مچ کا مولوی شریک ہوا ہو۔

جہاد کے نام پر حرام زدگیاں

مرزا قادیانی: جب ہم ۱۸۵۷ء کی سوانح کو دیکھتے ہیں اور اس زمانہ کے مولویوں کے فتووں پر نظر ڈالتے ہیں جنھوں نے عام طور پر مہریں لگادی تھیں کہ انگریزوں کو قتل کرنا چاہیے تو ہم بحر ندامت میں ڈوب جاتے ہیں کہ یہ کیسے مولوی تھے اور کیسے ان کے فتوے تھے جنہیں نے رحم نہ تھا نہ عقل تھی۔ نہ اخلاق نہ انصاف ان لوگوں نے چوروں اور قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ کرنا شروع کیا اور اس کا نام جہاد رکھا۔ ننھے ننھے بچوں اور بے گناہ عورتوں کو قتل کیا....

(ازالہ اوہام ص ۷۴۳)

سرسید: اس ہنگامہ میں کوئی بات بھی مذہب کے مطابق نہیں ہوئی۔ سب جانتے ہیں کہ سرکاری خزانہ اور اسباب، جو امانت تھا، اس میں خیانت کرنا، ملازمین کو نمک حرامی کرنی مذہب کی رو سے درست نہ تھی۔ صریح ظاہر ہے کہ بے گناہوں کا قتل علی الخصوص عورتوں اور بچوں اور بڈھوں کا، مذہب کے بموجب گناہ عظیم تھا۔ پھر کیونکر ہنگامہ غدر جہاد ہوسکتا تھا، ہاں البتہ چند بدذاتوں نے دنیا کی طمع اور اپنی منفعت اور اپنے خیالات پورا کرنے کو اور جاہلوں کے بہکانے کو اور اپنے ساتھ جمعیت جمع کرنے کو جہاد کا نام لے دیا۔ پھر یہ بات بھی مفسدوں کی حرام

باقی صفحہ ۱۸ پر

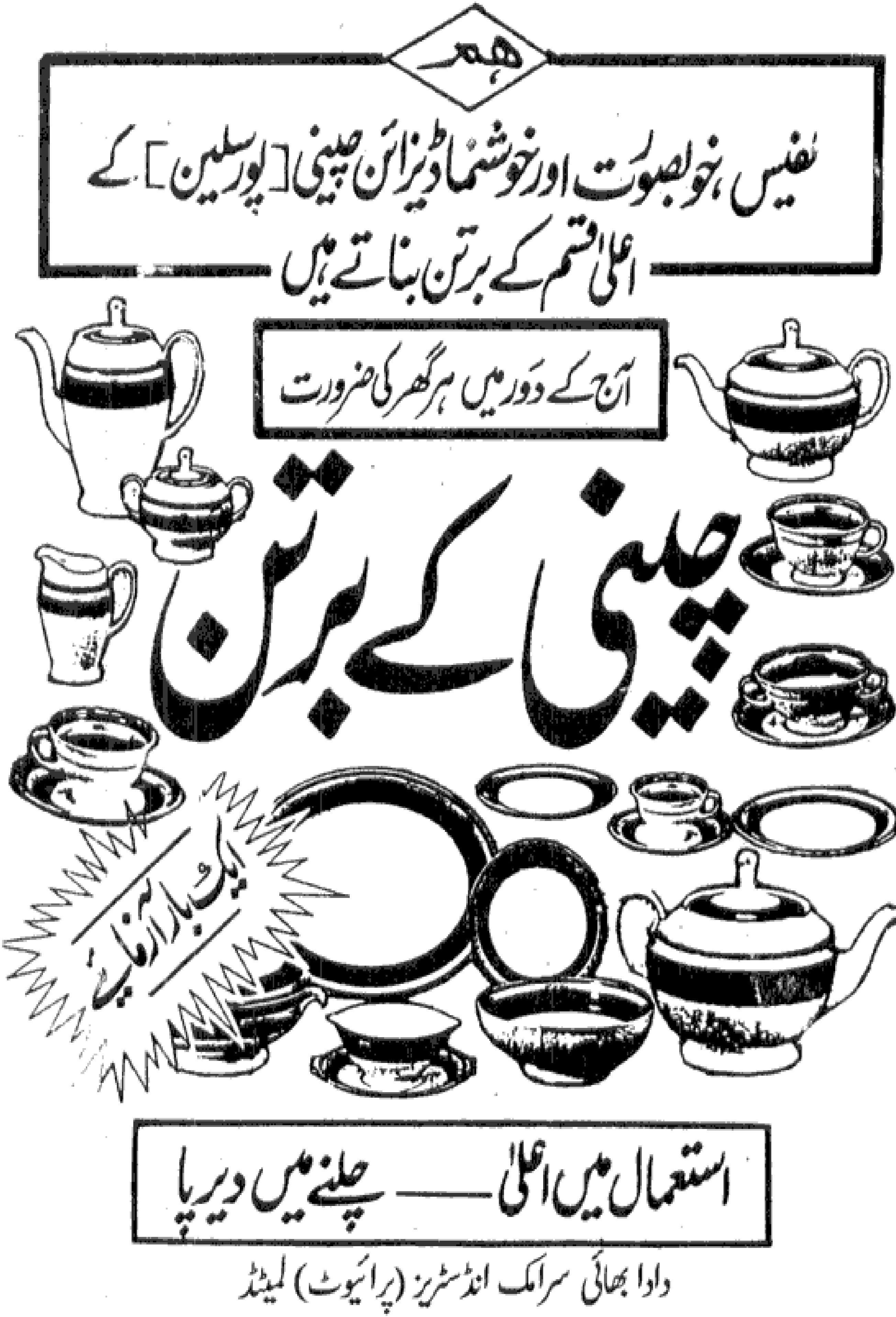
ہم
نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی [پورسلین] کے
اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں
آج کے دور میں ہر گھر کی ضرورت
چینی کے برتن
ایک بار آزمایئے
استعمال میں اعلیٰ ــــ چلنے میں دیرپا
دادا بھائی سرامک انڈسٹریز (پرائیوٹ) لمیٹڈ
۲۵/ بی سائٹ کراچی۔ فون نمبر ۲۵۷۷۵۳

طارق اسمٰعیل ساگر

بنیاد پرستی کے پس پردہ حقائق

روس کی شکست و ریخت اور سرد جنگ کے خاتمے کے بعد سے اس وقت مغربی پریس خصوصاً امریکہ کی طرف سے دہشت گردی اور تخریب کاری کو دنیا کا اہم ترین مسئلہ قرار دیا جارہا ہے۔ اس بات میں کوئی شک بھی نہیں کہ انسانی حقوق کی آڑ میں دہشت گردی کا گھناؤنا کھیل ساری دنیا میں بڑے زور وشور سے جاری ہے۔ روانڈا میں لاکھوں انسانوں کو نسلی بنیادوں پر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

موزمبیق میں قحط کا عالم طاری ہے۔ یوگوسلاویہ کی سابقہ ریاستوں میں مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ ہے اور نیٹو کی افواج کے بوسنیا اور سربیا میں آنے کے باوجود سربوں کی غنڈہ گردی کو کچھ فرق پڑتا دکھائی نہیں دے رہا اور وہ ماضی کی طرح مسلمانوں کو کچلنے کے لئے ہر لمحے سرگرم عمل دکھائی دیتے ہیں۔ روسی افواج نے چیچنیا کی مسلم ریاست پر زندگی کے سارے دروازے ایک ایک کر کے بند کر رکھے ہیں۔ ماضی قریب میں اسرائیل کی طرف سے فلسطینی مسلمانوں کے خلاف ہونے والے ظلم و بربریت کو کسی حد تک ٹھہراؤ تو آگیا ہے لیکن ابھی اس کا خاتمہ نہیں ہوا اور حال ہی میں "حماس" کے لیڈر مشعل کو یہودی انٹیلی جنس نے قتل کر کے ایک مرتبہ پھر مقبوضہ فلسطین میں صف ماتم بچھا دی ہے۔ ان دنوں جب یاسر عرفات اور اسرائیلی لیڈر شپ کے درمیان مذاکرات چل رہے تھے اس عرصے میں بھی اسرائیلی انٹیلی جنس ایجنسی "موساد" نے کئی فلسطینی لیڈروں کا قتل کیا لیکن حیرت کی بات ہے کہ جب بھی مغربی پریس دہشت گردی کے حوالے سے کوئی بات کہتا ہے تو اسے دنیا کے امن کے لئے صرف ایک ہی خطرہ دکھائی دیتا ہے جسے وہ تعصب سے "فنڈا منٹلزم" یعنی "بنیاد پرستی" کی تحریک کہتا ہے۔

عالمی سطح پر دہشت گردی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اور اس خدشے کا اظہار کیا جانے لگا ہے کہ آئندہ دہائی میں عالمی سطح پر دہشت گردی مزید بڑھ جائے گی۔ جس سے نمٹنے کے لئے جامع حکمت عملی کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔ اس وقت آزاد دنیا کو مذہبی، لسانی اور ریاستی سطح پر دہشت گردی کے مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور مختلف ممالک میں گہرے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ بعض ممالک میں نظریات جمہوریت کے لئے نقصان دہ ہیں جیسے ایران و عراق اور شمالی کوریا و جنوبی کوریا کے ممالک کی ہیں۔

اس وقت افریقہ دنیا کا سب سے زیادہ دہشت گرد خطہ بن چکا ہے۔ جہاں اب تک ہزاروں افراد سیاسی چپقلش کے باعث اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔ اگرچہ گزشتہ پانچ سالوں میں قتل و غارت کی سب سے زیادہ وارداتیں امریکہ میں وقوع پذیر ہوئی تھیں مگر جنوبی افریقہ کے نسلی فسادات نے قتل و غارت کے میدان میں امریکہ کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ اب بھی جنوبی افریقہ سب سے زیادہ دہشت گرد خطہ قرار پایا جاتا ہے۔ کیونکہ جنوبی افریقہ میں ہر پانچ میں سے ایک فرد فسادات کی بھینٹ چڑھ جاتا ہے۔ جبکہ ایک لاکھ افراد میں سے ۱۷ اعشاریہ ۲ افراد قتل کر دیئے جاتے ہیں۔ اس لئے اس خدشے کا اظہار کیا جارہا ہے کہ اگر جنوبی افریقہ میں نسلی فسادات اس رفتار سے جاری رہے تو ہوسکتا ہے کہ یہ خطہ صرف جانوروں کی آماجگاہ بن کر رہ جائے۔ جنوبی افریقہ کا دارالحکومت جوہنس برگ اب تک کے تمام شہروں میں اس لحاظ سے سرفہرست ہے جہاں سب سے زیادہ قتل و غارت کا بازار سرگرم ہے۔

بھارت کے نسلی فسادات میں سب سے زیادہ نقصان مسلمان اٹھا رہے ہیں۔ بھارت میں نسلی فسادات کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔ مسلمانوں کی حالت آج بھی ویسی ہی ہے جیسی کہ مولانا الطاف حسین حالی، سرسید احمد خاں کے زمانے میں تھی جب انہوں نے مسلمانوں کی حالت زار پر ان کو جھنجھوڑا تھا۔ اب بھی بھارت میں مسلمان دوسری قوموں کے مقابلے میں تعلیمی، سیاسی اور معاشی لحاظ سے بہت پیچھے ہیں۔ اس کے علاوہ اب ان کی اردو بھی ہندوؤں کا نشانہ بن رہی ہے۔ صوبوں میں تاریخ کی کتابوں میں بھی مسلمانوں کے بارے میں حقائق کو توڑ موڑ کر پیش کیا جارہا ہے۔

برمی مسلمانوں پر مظالم کا سلسلہ جاری ہے۔ ۲۰ ہزار مسلمان بلاوجہ جیلوں میں بند ہیں۔ ۲۵ ہزار سے زائد مسلمان بنگلہ دیش کے ساحلی شہر کاکسروار میں آباد ہیں۔ ان پناہ گزینوں کا کہنا ہے کہ برمی پولیس اور فوج ان پر مظالم ڈھا رہی ہے اور بہت سے علاقوں میں قحط جیسی صورت حال پیدا ہو چکی ہے۔ جبکہ برما کی حکومت کا الزام ہے کہ وہ بنگلہ دیش میں قائم اپنے اڈوں سے برما میں چھاپہ مار کارروائیاں کرتے ہیں۔

اس وقت دنیا بھر میں سب سے زیادہ پناہ گزین مسلمان ہیں جن کی تعداد ۵۰ لاکھ ہے اور جو دنیا کے تمام پناہ گزینوں کا ۸۷ فیصد ہیں۔ ان میں اکثر پناہ گزین داخلی خانہ جنگی، قدرتی آفات اور اسلامی تحریکوں کے خلاف کئے جانے والے اقدامات کے نتیجے میں اپنے وطن اور خاندان سے جدا ہو چکے ہیں۔ (مذکورہ ۵۰ لاکھ کی تعداد میں افغانستان، فلسطین، بوسنیا کے مسلمان پناہ گزین شامل نہیں ہیں)

اس امر سے انکار ممکن نہیں رہا کہ اب دنیا بھر میں پناہ گزینوں کی تعداد ایک کروڑ ۷۰ لاکھ سے زیادہ ہو چکی ہے۔ ماہرین پناہ گزینوں کی تعداد میں اس ریکارڈ اضافے کو خاص کر سابق یوگوسلاویہ میں جاری جنگ کا نتیجہ قرار دے رہے ہیں۔ جہاں ۱۸ لاکھ افراد

گھربار چھوڑنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ پناہ گزینوں کا سب سے بڑا گروپ بدستور وہ ۳۵ لاکھ افغان باشندے ہیں جو پاکستان اور ایران میں پناہ لئے ہوئے ہیں۔ پناہ گزینوں کا دوسرا بڑا گروپ فلسطینی باشندوں پر مشتمل ہے۔ ۲۰ لاکھ فلسطینی اب بھی اپنے وطن سے باہر زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ جلاوطن باشندوں کی سب سے بڑی تعداد براعظم افریقہ میں ہے۔ جہاں کل ۵۷ لاکھ افراد پناہ گزین بننے پر مجبور ہوچکے ہیں۔ اسی لئے اقوام متحدہ کے کمیشن برائے پناہ گزین کا تین برس میں کمیشن کا بجٹ ۵۴ کروڑ ڈالر سے بڑھ کر ۱۳ ارب ڈالر ہوچکا ہے۔ جبکہ اس کے عملہ کی تعداد ۲۴۰۰ سے بڑھ کر ۴۰۰۰ ہوچکی ہے۔ زیادہ تر پناہ گزین اپنے ملکوں میں جاری دہشت گردی کے خوف سے نقل مکانی پر مجبور ہوئے ہیں۔

ایک طرف تو امریکہ دنیا بھر میں دہشت گردی کے واقعات کی بڑھ چڑھ کر مذمت کرتا ہے اور دوسری طرف اس صورت حال کا ایک اور پہلو یہ بھی ہے کہ امریکہ میں قاتلوں اور دہشت گردوں کی خونی اکیڈمی قائم ہے۔ امریکی فوج قاتلوں کی تربیت کرتی ہے۔ یہ اکیڈمی ۱۹۴۶ء میں قائم ہوئی تھی۔ امریکی فوج کے زیر اہتمام لاطینی امریکہ سے تعلق رکھنے والے فوجیوں کے لئے ۱۹۴۶ء سے فورٹ لیسنگ کے مقام پر اکیڈمی سرگرم ہے۔ امریکہ میں اب ان دنوں اس بارے میں شدید بحث جاری ہے کہ آخر اس تربیتی اکیڈمی کا کیا مقصد ہے۔ اکثریت کا خیال ہے کہ یہ اکیڈمی دراصل "امریکہ دشمن" سرگرمیاں کچلنے کے لئے بنائی گئی تھیں۔

دنیا بھر میں خانہ جنگی اور فسادات والے علاقوں میں اسلحہ کی فروخت میں امریکہ سب پر بازی لے گیا ہے۔

مغربی پریس جب بنیاد پرستی کی بات کرتا ہے تو اس کا نشانہ خصوصاً" الجزائر مصر اور اب ترکی میں چلنے والی اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی تحریک ہوتی ہے اور وہ اسے متعلقہ ممالک سے زیادہ اپنے لئے تشویش ناک خیال کرتا ہے حیرت کی بات ہے کہ امریکہ اور مغربی پریس کو سب دہشت گردی کے حوالے سے ایران، لیبیا، مصر، الجزائر اور پاکستان ہی دکھائی دیتے ہیں حالانکہ زمینی حقائق کچھ اور کہانی سناتے ہیں۔

یہ صورت حال خصوصاً" اسلام جیسے امن پسند دین کے پیروکاروں کے لئے بڑی تکلیف دہ ہے۔ یہودی اور ہندو لابی ایک طے شدہ منصوبے کے مطابق عیسائی اور مسلم دنیا کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کررہی ہے اور ہم اس سازش کا آسانی سے شکار بنتے جارہے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان دانشور اس صورت حال کی سنگینی کا احساس کریں۔ اس کا نوٹس لیں اور مغربی دنیا کو باور کروائیں کہ سچائی وہ نہیں جو ان کے متعصب اذہان میں ڈال دی گئی ہے بلکہ اور ہے۔

بقیہ: بنیاد پرستی

زدگیوں میں سے ایک حرام زدگی تھی نہ واقع میں جہاد۔

(اسباب سرکشی ہندوستان ص ۷)

خدائی نافرمانی کے بعد عذاب

مرزا قادیانی: ۱۸۵۷ء میں مفسدہ پرداز لوگوں کی حرکت کو خدا نے پسند نہیں کیا اور آخر طرح طرح کے عذابوں میں وہ مبتلا ہوئے کیونکہ انہوں نے اپنی محسن اور مربی گورنمنٹ کا مقابلہ کیا۔ (تحفہ قیصریہ ص ۱۱)

سرسید: یہ ہنگامہ فساد جو پیش آیا صرف ہندوستانیوں کی ناشکری کا وبال تھا... تم نے کبھی خدا کا شکر ادا نہیں کیا اور ہمیشہ ناشکری کرتے رہے اس لئے خدا نے اس ناشکری کا وبال تم ہندوستانیوں پر ڈالا اور چند روز سرکار دولت مدار انگلشیہ کی عملداری کو معطل کرکے پچھلی عمل داریوں کا نمونہ دکھلایا۔

(سرکشی ضلع بجنور ص ۱۳۱ تا ۱۳۲)

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۷۴۵۸۰۳

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۷۴۵۵۷۳۰ -

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

شورش کاشمیری

خاک طیبہ کے مسافر کی دعا یاد آئی — غائب از چشم بخاری کی صدا یاد آئی

شوق پھر لے کے چلا کوچہ قاتل کی طرف — پھر کوئی بات' بہ عنوان قضا یاد آئی

پھر کوئی شعلہ بیاں تیغ بکف آپہنچا — پھر محمدؐ کے گھرانے کی صدا یاد آئی

پھر گئے دور کی تاریخ نے پرچم کھولا — پھر مجھے طوق و سلاسل کی فضا یاد آئی

جب کبھی اس کی خطابت کا تصور باندھا — قرن اول کے خطیبوں کی ادا یاد آئی

جب کبھی معرکہ بدر و احد یاد آیا — خاک لاہور کی گلگونہ قبا یاد آئی

جب کبھی خون شہیدان وغا بول اٹھا — نقش آرائی تسلیم و رضا یاد آئی

دور تک جرات گفتار کی بجلی کوندی — دیر تک شوخی نقش کف پا یاد آئی

شورش اس کشمکش دہر کے ویرانے میں
ایک محبوب قلندر کی ادا یاد آئی

قسط نمبرا

ارشد جاوید ایم اے (نفسیات)
پنجاب (پاکستان) کیلیفورنیا (امریکہ)

مرزا قادیانی "نبی" یا نفسیاتی مریض!

ایک جھوٹے مراقی شخص کا سائیکالوجی تجزیہ ---اور تحلیل نفسی

مختصر سوانحی خاکہ

مرزا غلام احمد صاحب ۳۹۔ ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے ۶۸ ۱۸۶۴ ء میں سیالکوٹ کی کچہری میں بطور محرر ملازمت کی۔ اسی دوران مختاری کا امتحان دیا مگر کامیاب نہ ہوسکے۔ ۱۸۶۸ء کے بعد مذہب کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور تفصیلی مطالعہ کیا۔ یہ مناظروں کا دور تھا۔ اس لئے آپ نے اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے عیسائیوں اور آریوں سے مناظر کئے۔ اور "براہین احمدیہ" کا حصہ اول اور دوم شائع کیا۔ ہندوستان کے بہت سے علمی و دینی حلقوں میں اس کتاب کا پر جوش استقبال کیا گیا۔ اس طرح اس کتاب نے مرزا صاحب کو دفعۃً" قادیان کے گوشہ گمنامی سے نکال کر شہرت و احترام کے منظر عام پر کھڑا کردیا۔ اور لوگوں کی نگاہیں ان کی طرف اٹھ گئیں۔ اس دوران آپ ایک مصنف اور اسلام کے وکیل کی حیثیت سے سامنے آئے۔

مرزا صاحب نے اپنی مذہبی زندگی کا آغاز ایک مبلغ اور مصلح کی حیثیت سے کیا۔ پھر محدث ہونے کا اعلان کیا۔ ۱۸۸۴ء میں آپ نے مجدد ہونے کا اشتہار شائع کردیا۔ ۱۸۹۱ء میں مثیل مسیح اور پھر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور آخر کار ۱۹۰۱ء میں نبی اور رسول اللہ ہونے کا اعلان کردیا۔ ۱۹۰۸ء میں مرزا صاحب انتقال کرگئے۔

ختم نبوت

پہلی صدی ہجری سے لے کر آج تک ہر زمانے کے اور پوری دنیائے اسلام میں ہر ملک کے مسلمان اور علماء اس عقیدے پر متفق ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی شخص نبی نہیں ہوسکتا۔ اور یہ کہ جو بھی آپ کے بعد اس منصب کا دعویٰ کرے یا اس کو مانے وہ کافر خارج از ملت اسلام ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ "(لوگو) محمدؐ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔ مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں" (الاحزاب)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔" (ترمذی)

"میری امت میں تیس کذاب ہوں گے جن میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

(ابوداؤد)

حتیٰ کہ ابتداء میں مرزا صاحب خود بھی ختم نبوت کے قائل تھے اور نبوت کے داعی کو کافر گردانتے تھے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے آپ (آنحضور ﷺ) پر نبیوں کا خاتمہ فرمادیا۔" (حمامۃ البشریٰ)

"فی الحقیقت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہوچکی ہے۔" (البریہ ص ۱۸۱)

"میں جناب خاتم الانبیاء ﷺ کی ختم نبوت کا قائل ہوں۔ اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔" (تبلیغ رسالت جلد دوم ص ۴۴)

"سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب جانتا ہوں۔"

(تبلیغ رسالت جلد دوم ص ۱۲۲)

دعویٰ نبوت کی حقیقت

قرآن و حدیث کے اتنے واضح دلائل اور پھر مرزا صاحب کے اپنے اعلان کہ حضور ﷺ خدا کے آخری نبی ہیں اور ختم نبوت کا منکر کاذب اور کافر ہے۔ کے بعد مرزا صاحب کا اعلان نبوت حیران کن ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے جو کہ ایک عالم دین تھے اور ختم نبوت کے داعی کو کاذب اور کافر سمجھتے تھے خود اعلان نبوت کیوں کیا؟

مرزا صاحب کے اعلان نبوت کی ایک وجہ تو یہ ہوسکتی ہے کہ انہوں نے صرف دنیوی اغراض و مفادات کے لئے سوچ سمجھ کر اور خوب غور و فکر کے بعد ایک پروگرام کے تحت یہ ڈھونگ رچایا ہو۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔ کیونکہ مرزا صاحب سے پہلے بھی بہت سے لوگ نبوت کا دعویٰ کرچکے ہیں۔ حتیٰ کہ حضور ﷺ کی زندگی میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور قتل ہوا۔ لیکن اگر مرزا صاحب کی تصنیفات کا سرسری جائزہ لیا جائے تو معمولی سوجھ بوجھ کا ہر انسان ان کی تحریروں میں واضح

ایک ذہین آدمی تھے۔ اگر انھوں نے یہ دعویٰ سوچ سمجھ کرایک اسکیم کے تحت کیا ہوتا تو ان کی تصنیفات میں واضح تضادات نہ ہوتے۔ کیونکہ کسی بھی نارمل مرد کی تحریروں میں اس قدر نمایاں تضادات نہیں ہوتے۔ جب کہ آپ کی تحریریں تضادات کا شاہکار ہیں۔ خود مرزا صاحب کا ارشاد ہے:۔

" کسی عقلمند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ اگر کوئی پاگل یا مجنون یا ایسا منافق ہو خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملادیتا ہو اس کا کلام بیشک متناقض ہو جاتا ہے۔"
(ست بچن ص ۳۰)

"جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۱)

مگر خود مرزا صاحب کا کلام تضاد اور تناقض سے بھرا پڑا ہے۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں:۔

۱۔۔۔۔۔۔ "اے لوگو دشمن قرآن نہ بنو۔ اور خاتم النبیین کے بعد وحی نبوت کا سلسلہ جاری نہ کرو۔ اس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے۔"
(آسمانی فیصلہ ص ۲۵)

" ان پر واضح رہے کہ ہم بھی ـــ نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں۔" (تبلیغ رسالت جلد ۶ ص ۳۰۲)

دوسری طرف فرماتے ہیں "اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔" (حقیقت الوحی)

"سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء ص ۱۱)

۲ .... "میرے دعوے کی انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر نہیں ہو سکتا۔" (تریاق القلوب ص ۱۳۰)

دوسری طرف لکھتے ہیں۔ "خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں۔" (رسالہ الذکر الحکیم جلد ۴ ص ۲۵)

۳ .... "لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں۔ مومن لعان (لعنت کرنے والا) نہیں ہوتا۔"
(ازالہ اوہام ص ۶۶۰)

"میری فطرت اس سے دور ہے کہ کوئی تلخ بات منہ پر لاؤں۔" (آسمانی فیصلہ ص ۹)

"گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں۔" (اربعین ص ۴ ضمیمہ ۵)

"میں سچ سچ کہتا ہوں جہاں تک مجھے معلوم ہے میں نے ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہیں کیا جس کو دشنام دہی کہا جائے۔" (ازالہ اوہام جلد ۱ ص ۶)

دوسری طرف رقم طراز ہیں۔ "ہمارے دشمن بیابانوں کے خنزیر ہوگئے۔ اور ان کی عورتیں کتیوں سے بھی بڑھ گئیں۔" (در ثمین صفحہ ۲۵۱)

مولانا محمد حسین بٹالوی کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"پلید' بے حیا' سفلہ" (ضیاء الحق ص ۳۳)

مولانا ثناء اللہ امرتسری کے متعلق لکھتے ہیں۔

"کفن فروش کتا۔" (اعجاز احمدی ص ۲۳)

"خبیث' سور' کتا' بدذات' گوں خور۔"
(بحوالہ الہامات از مرزا صاحب از شیخ الاسلام ص ۴۲ حاشیہ)

مولانا سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق ارشاد ہے:

" غول' لئیم' فاسق' ملعون' نطفہ سفہار' خبیث' کنجری کا بیٹا۔" (انجام آتھم ص ۲۸۱)

مرزا صاحب کی مذکورہ بالا تحریریں نہ صرف تضاد کا شکار ہیں بلکہ ایسی تحریریں ایک نبی کا تو ذکر ہی کیا کسی بھی شریف انسان کے مقام سے فروتر ہیں۔ کوئی بھی نارمل اور معقول انسان ایسی گندی زبان تحریر کرنا پسند نہیں کرتا۔ چہ جائے کہ ایک نبی ایسی گھٹیا اور بازاری زبان استعمال کرے۔

۴ .... مرزا صاحب فرماتے ہیں:۔ "اور یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔" (چشمہ معرفت ص ۲۰۹)

دوسری طرف لکھتے ہیں۔ "زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں ہوتے ہیں جن سے مجھے واقفیت نہیں۔ جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔" (نزول المسیح ص ۵۷) یاد رہے کہ مرزا صاحب کی اصل زبان پنجابی تھی جب کہ ان کو زیادہ تر الہام اردو میں ہوئے۔

مزید بر آں بقول مرزا صاحب ان کو الہام بھی ہوتا تھا۔ آپ نے اپنی کتاب میں اپنے بہت سے الہاموں کا ذکر کیا ہے۔ مرزا صاحب کو پہلا الہام ۱۸۶۵ء میں ہوا۔ بعد ازاں مرزا صاحب کے بقول الہامات کی بھر مار شروع ہو گئی۔ چند الہامات ملاحظہ فرمایئے۔

"تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ (بزدلی) سے۔" (انجام آتھم ص ۵۵)

"خاکسار پیپر من" (البشریٰ جلد ۲ ص ۹۳)

"عالم کباب"
(البشریٰ جلد ۲ ص ۱۹)

"آسمان سے دودھ اترا محفوظ رکھو۔" (البشریٰ جلد ۲ ص ۱۲۲) "کنواری بیوی"

"بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے۔"
(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴۳)

"ہمارا رب حاجی ہے۔"
(براہین احمدیہ جلد ۳ ص ۵۲۳)

"میری نعمت کا شکر کر تو نے میری خدیجہ کو دیکھ لیا۔" (براہین احمدیہ جلد ۳ ص ۵۵۷)

We can wahat wedo
(براہین احمدیہ جلد ۳ ص ۴۸۰)

تضادات اور تناقضات کے علاوہ اگر مرزا صاحب کے ایسے الہامات کا سرسری جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسا لغو' بے مقصد اور لایعنی کلام خدا کا تو کیا کسی نارمل انسان کا بھی نہیں ہو سکتا۔ اس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت کسی سوچے سمجھے منصوبے کے تحت نہ تھا بلکہ یہ ایک نفسیاتی بیماری پیرانائے PARANIA کے تحت تھا۔ کیونکہ اگر یہ دعویٰ نبوت کسی سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہوتا تو مرزا صاحب کی تحریروں میں اس قدر کھلا تضاد نہ ہوتا اور نہ ہی وہ اپنی تصنیفات میں اپنے

لغو بے مقصد اور لایعنی الہامات کا ذکر کرتے۔ مرزا صاحب کے انگریزی الہامات کی زبان تک درست نہیں۔ مزید برآں سوچا سمجھا دعویٰ ہمیشہ ایسی کھلی اور واضح غلطیوں سے پاک ہوتا ہے۔

اس بیماری کے تحت مرزا صاحب کا یہ دعویٰ نبوت کوئی نیا یا انوکھا نہیں بلکہ اگر آپ آج بھی کسی پاگل خانے میں چلے جائیں تو وہاں آپ کی ملاقات پانچ سات ولیوں' دو چار نبیوں اور ایک آدھ خدا سے ضرور ہوجائے گی۔

پیرانائے PARANIA

پیرانائے (PARANIA) دیوانگی یا شدید دماغی خلل PSYCHOSIS کی وہ صورت ہے جب کہ وسوسوں یا خبطوں DELUSIONS کا ایک منظم گروہ مریض کے ذہن میں رس بس جاتا ہے۔ ایسے مریض کے وسوسے اور خبط DELUSIONS نہایت منظم' مربوط' مدون' مدلل' منطقی' مستقل' متعین شدہ Well Fixed پیچیدہ Intricate اور الجھے ہوئے Comdlex ہوتے ہیں۔ یہ وسوسے اکثر ایک ہی مرکزی خیال کے گرد گھومتے ہیں۔ یہ مرض عموماً" آہستہ آہستہ ہی بڑھتا ہے۔

اکثر مریضوں کی شخصیت میں کوئی نمایاں خرابی یا نقص نہیں ہوتا۔ مریض محض اسی وسوسے یا خبط Pelusion کی حد تک ابنارمل ہوتا ہے۔ ورنہ باقی ہر لحاظ سے وہ صحیح عقل و فہم کا مالک ہوتا ہے۔ اور بادی النظر میں بالکل نارمل دکھائی دیتا ہے۔

بعض مریضوں کو سمعی اور بصری وہم Hallucinations آتے ہیں۔ انہیں طرح طرح کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ چیزیں نظر آتی ہیں۔ یعنی لمس' حواس [illegible] مختلف حواس سے کچھ نہ کچھ محسوس کرتا ہے۔ حالانکہ حقیقت میں کچھ بھی نہیں ہوتا۔

اس نظام کے بنیادی وسوسے دو قسم کے ہوتے ہیں ا ... اذیت بخش وسوسے (خبط اذیت)
۲ ...... پرشکوہ یا اقتداری وسوسے (خبط عظمت

خبط اذیت میں مریض سمجھتا ہے کہ لوگ اس کے خلاف ہیں۔ یہ لوگوں کو اپنا دشمن سمجھتا ہے اور خبط عظمت کی وجہ سے مریض اپنے آپ کو ایک بڑا آدمی اور عظیم ہستی تصور کرتا ہے۔

خبط عظمت کی ایک قسم مذہبی خبط عظمت ہے۔ جس میں مریض سمجھتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے۔ " خدا مجھے محبت کرتا ہے۔ میں اللہ کا منتخب بندہ ہوں۔ اور اس کا برگزیدہ خادم ہوں ---- خدا کا نبی اور رسول ہوں اور مجھے خدا نے دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے۔" ایسے لوگ نئے نئے دین وضع کرتے ہیں۔ مذہبی کتابوں اور اصطلاحوں کی نئی نئی تفسیریں کرتے ہیں تاکہ انہیں تصورات کے مطابق ڈھال لیں۔ مریض محسوس کرتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے۔ اور اسے الہامات ہوتے ہیں (تحلیل نفسی' حزب اللہ' ابنارمل سائیکالوجی اینڈ ماڈرن لائف: کول مین کے) مرض عموماً" مردوں کو ہوتا ہے۔ وہ بھی تیس سال کے بعد عمر آخری حصہ میں۔ اس قسم کے مریض بہت شکی مزاج' خود پندار selfIm متکبر pptan Arrogan گستاخ' مغرور اور نہایت حساس ہوتے ہیں۔ تنقید قطعاً" برداشت نہیں کرسکتے۔ فوراً" بھڑک اٹھتے ہیں۔ ایسے مریض زبردست احساس برتری کا شکار ہوتے ہیں۔ مگر ان کے احساس برتری کے پس منظر میں احساس کمتری کارفرما ہوتا ہے۔ ان مریضوں کی اکثریت جنسی مسائل سے دوچار ہوتی ہے (ابنارمل سائیکالوجی اینڈ ماڈرن لائف: کول مین)

پیرانائے کے اکثر مریض ذہین افراد ہوتے ہیں۔ ظاہری طور پر چونکہ بالکل نارمل معلوم ہوتے ہیں لہٰذا ہر قسم کے دلائل سے اپنی بات وقتی طور پر منوالیتے ہیں۔ یہ لوگ واقعات اور حقائق کو اس طرح توڑ موڑ لیتے ہیں کہ وہ ان کے وسوسوں پر ٹھیک بیٹھتے ہیں۔ (تحلیل نفسی۔ حزب اللہ)

بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے۔ کہ جب مریض کو یہ وسوسے Delusions آنے شروع ہوتے ہیں۔ تو مریض کے دوست احباب اور عزیز و اقارب کو اس کی اس تبدیلی کا احساس تک نہیں ہوتا اور وہ اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ کیونکہ مریض ظاہری طور پر بالکل نارمل ہوتا ہے پھر جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے یہ وسوسے زیادہ منظم ہوتے جاتے ہیں۔ اور مریض زیادہ مدلل' منطقی اور معقول معلوم ہوتا ہے۔ مرض جتنا شدید ہوگا اس کی گفتگو اتنی ہی مدلل' منطقی اور معقول معلوم ہوتی ہے۔

(سائیکالوجی اینڈ لائف' رش)

ایسے مریض اپنے خیالات اور نظریات کو نہایت مربوط اور مدلل انداز میں اس طرح پیش کرتے ہیں کہ لوگ ان پر یقین کرلیتے ہیں۔ ایسے افراد اپنے رشتہ داروں' دوست احباب اور بعض دوسرے معقول افراد کو اپنے دعوے کی سچائی پر مطمئن کرلیتے ہیں (ابنارمل سائیکالوجی اینڈ ماڈرن لائف: کول مین)

باقی آئندہ

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح
اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
سُنارا جیولرز
آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر: ۲۴۳۵۰۸۰

A person who does not believe in the fulfilment of Prophetic utterances is no doubt black-hearted.

Mirza had written this in 1896. By that time, he had married twice and he had children from both wives. But no excellence in that, he said. The marriage to be excellent had to be in the nature of a token from Allah. But neither the "special marriage" nor "special children" were in Mirza's luck. Thus, he failed to match the criteria of identification which the Prophet صلی اللہ علیہ وسلم has established for Hazrat Masih علیہ السلام. This is another point which proves that Mirza was not Masih.

(b) Haj and Pilgrimage

In course of fixing an account of the events from the life of Hazrat Masih, علیہ السلام the Prophet of Allah صلی اللہ علیہ وسلم spoke very specifically about the performance of Haj and Umra by hazrat Masih علیہ السلام and also about conveying his salaam to the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم when he (i.e. Masih علیہ السلام) would present himself at the holy mausoleum in Madina Munawwara. *(Mustadrak Hakim*, Vol. 2, p.595). Mirza himself had acknowledged that it would happen. Consequently according to his *Ayyam-e-Sulh* p.168, once, when he was asked as to why he did not perform Haj by then, he replied:

> "Our Haj will be at the time when Dajjal having forsaken his infidelity and deception would perform Baitullah's *tawaf*, because, according to *Hadith Sahih*, same would be the time for the promised Masih to perform Haj".

At another place, it is reported in Mirza's *Malfoozat* (Record of conversations):

> "Letter of Maulvi Muhammad Husain Batalvi was read out in the esteemed presence of hazrat promised Masih, wherein objection was raised as to why he did not perform Haj. In reply, the promised Masih said: "My first assignment is killing of swine* and breaking of the 'cross'. I am still killing swine; many swine have died but many hard cores are still left. Let there be some respite and disengagement!"

(*Malfoozat-e-Ahmadiya, Part Five, p.264, compiled by Manzoor Ilahi).*

The world knows that Mirza was denied the good fortune of performing Haj and pilgrimage to the Prophet's mausoleum till at last he breathed away into thin air. This proves again that he was not the promised Masih and did not match the token set up by the Prophet صلی اللہ علیہ وسلم

(c) Death and Burial

Allah's Prophet صلی اللہ علیہ وسلم said that Hazrat Masih علیہ السلام would die after completing the duration he was destined to pass in the world and that Muslims would offer his funeral prayers and bury him in the holy mausoleum by the side of Hazrat Abu Bakr and Hazrat Umar رضی اللہ عنہما *(Mishkat, p.480)*

Admitting this statement of the Prophet صلی اللہ علیہ وسلم... Mirza writes in his book, *Kashti-e-Nooh, p.15:*

> "The Prophet صلی اللہ علیہ وسلم says 'the promised Masih will be buried in my grave,' that is to say he (Masih) is the same as I!"

At another place, in *Izala-e-Auham* he writes on page 470:

> "Possibly there may come some resembler of Masih who may be buried near the mausoleum of the Prophet" صلی اللہ علیہ وسلم

The whole world knows that Mirza never had a chance to breathe in the air of Madinah. He lies buried in Qadian. Hence he could not be deemed the promised Masih.

4. Hazrat Masih علیہ السلام will descend from the sky

That Masih علیہ السلام for whom the Prophet صلی اللہ علیہ وسلم desired his salaam to be conveyed will be the one who would descend from the sky. In his book, *Izala-e-Auham* on page 81, Mirza himself confirmed this indication given by the Prophet صلی اللہ علیہ وسلم as follows:

---

* *Syedna Isa علیہ السلام had not married in his first life and had no wife or children. Therefore the holy Prophet said that when he would come the second time then he will marry as well as have children.*

**Mirza himself goes out hunting swine but ridicules what has been said in Hadith that hazrat Masih (Peace be upon him) would kill the swine. To wit: in Seerat ul Mahdi, Mirza's son Bashir Ahmad relates as follows :*

"Mian Imam Din Sikhwani told me that hazrat promised Masih used to say that his opponents said that after Masih's arrival, people would go to his house to meet him but his household would inform them that Masih had gone into the woods to kill swine. Hearing that they would be surprised and would say what sort of Masih was that who went out for pig hunting instead of affording guidance to the people. He (Mirza) would then say that arrival of such a man could only please the cobblers, sweepers and vagrants who normally did that work; otherwise, how Muslims could be happy over that, asked Mirza. And then he would laugh heartily till his eyes started watering." (*Seerat ul Mahdi* by Mirza Bashir Ahmad, Vol.3. p.291-292).

*Q.E.D.

(a) Mirza is not the last revivalist.
(b) Mirza is not Masih.
(c) Mirza is an arch-hoax.

I expect my Qadiani well-wisher to understand this much of geometry at least! If honest, let him give a straight verdict:

That Mirza is just Mirza
Neither Masih nor Mahdi,
But only a Masquerade
Patriarch of progeny
Of the gullible and the cunning.

2. Duration of Masih's stay on earth

Second question is how long Masih will live in this world. The Ahadith say forty years. Mirza Mahmud Ahmad acknowledged it *(Haqiqat un Nubuwwah p.192)*. His father, Mirza Ghulam Ahmad, had already declared likewise. He rather claimed to have had a revelation to the effect that he would preach for forty years. In his *Nishan-e-Aasmani* on p.13 his poetic vein throbbed when he quoted Shah Niamat Ullah Wali and conveniently fitted the contents of his couplet upon himself.

"تا چہل سال اے برادر من — دور آں شہسوار می بینم"

Translation: "Till forty years O brother mine, era of that cavalier, I see". (Mirza calling himself a cavalier).

Mirza further writes:

"یعنی اس روز سے جو وہ امام ملہم ہو کر اپنے تئیں ظاہر کرے گا، چالیس برس تک زندگی کرے گا، اب واضح رہے کہ یہ عاجز اپنی عمر کے چالیسویں برس میں دعوت حق کے لئے بالہام خاص مامور کیا گیا اور بشارت دی گئی کہ اسی ۸۰ برس تک یا اس کے قریب تیری عمر ہے، سو اس الہام سے چالیس برس تک دعوت ثابت ہوتی ہے۔ جن میں سے دس برس کامل گزر بھی گئے۔" ([illegible])

Translation: "From that day, the Imam will reveal himself, as one who is divinely inspired; he will have a life of forty years thereafter. Now let it be clear that this humble has been commissioned for preaching the truth by special revelation in fortieth year of his life and has been given a good news that 'thy age is up to 80 years or thereabouts'. Therefore, by this revelation my preaching commission is proved up to 40 years, out of which full 10 years have already passed".

It is evident from Mirza's above statement that he means to say that Hazrat Masih علیہ السلام will live for forty years on his second coming to the world. Claiming Messiahship in 1891, Mirza died on May 26, 1908; living 17½ years as a self-proclaimed Masih in the world. If we also include that period when he claimed only to be a Mujaddid and not Masih, even then till June 1892 (the year of publication of *Nishan-e-Aasmani)* the period of "full ten years" will be further added. In other words his claim of Messiahship started in 1882 and by 1908 his living period would be 26 years. Hence even then Mirza did not fulfil the Prophetic saying (viz. Masih will stay in the world for forty years) and his claim of Messiahship did not prove true. Consequently, I ask, did Mirza complete his 40 years of preaching since "that humble had been commissioned"? No, never. Yet another proof of his lies!

Lies mounting upon lies
A veritable mountain of lies.

Ironically someone told me: Mirza was going to die in 1922 but look at Hazrat Izraeel علیہ السلام who started his count-down in 1908; good that he was packed up earlier and was released from his melancholic hyster-mania. Had not the world seen of him, heard of him, enough!

3. Details relating to Hazrat Masih's personality

(a) Marriage and Children

According to *Mishkat Shareef* (p.480) Hazrat Masih علیہ السلام on coming down to the world will marry and have children.

Mirza admits this in juxtaposition and support of his own "celestial" marriage. He writes:

"Allah's Prophet صلی اللہ علیہ وسلم has already foretold in support of this prediction (i.e. Muhammadi Begum's marriage with Mirza 'in the sky') that the promised Masih will take a wife* and will be father of children. Now, to mention wife and children is obviously a normal occurrence because everyone marries and has children; so no excellence in that. But (a particular mention of) taking a wife and having children means some special wife and some special children. In this respect a prediction of this humble self is already there. In other words, it appears the Prophet صلی اللہ علیہ وسلم is giving a reply to the doubts of the black-hearted unbelievers that these events will certainly occur!"

(Appendix Anjam-e-Atham, p.53).

for the destruction and ruin of Mirza Ghulam Ahmad. You have shown all possible hostility to his God and Prophet. Now, come, be kind to yourself for God's sake. If you can't reform your own self, at least don't invite God's displeasure to hit you because you are misguiding people and carrying them away from what is true."

My answer was: "Indeed, indeed, I value your advice. Mirza Ghulam Ahmad, if really a Masih and a Mahdi, my denial of him amounts to my denying Allah. I stand exposed, inviting His displeasure because I am misguiding people. But same to you, my brother-in-humanity, if it happens the other way round, that is, if Mirza Ghulam Ahmad turns out to be a cheat".

While analysing the contents of your letter I saw that you quoted one statement of the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم You wrote that he said: "When Masih and Mahdi appear, convey to them my salaam." Now, I ask you: Along with this message, the Prophet صلی اللہ علیہ وسلم must have also told the Ummah how to recognise and identify Masih, because unless he is recognised how would the Ummah convey to him the Prophet's message of salaam. Also, when we should expect Masih to come; how long he will stay; what about his physical looks, his dress; where he will go; what he will do; when and where he will die; and so on. Yes, for your information, all necessary signs and details about these matters have been bequeathed to the Ummah in the exalted Traditions of the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم

Let's analyse these signs one by one. Let's see, whether Mirza fits into them. If he does, OK, take him on as Masih and call others to do the same, but if he does not, then, I shall take you for a ride and tell everybody that Mirza Ghulam Ahmad was an ultra-hoax. I wouldn't stop at that. I would also say that chicanery has degrees; Syed Muhammad Jaunpuri (U.P., India), Mulla Muhammad Attoki (Punjab) and Ali Muhammad Baab (Iran) were hoaxes in the comparative degree but Mirza was in the superlative degree! After my analysis if you still persisted in calling him a 'Masih', then, I am afraid, a vulture with sleepy eyelids is a phoenix for you.

Therefore, it is a duty, yours, mine and that of everybody to focus Mirza into the light of those identification signs the holy Ahadith specify. If Mirza's parameter blurs, be honest to reject him. Take up my gauntlet since it's you who have stirred up the hornets' peace. I proceed with Allah's guidance:

1. Times of Hazrat Masih's Arrival

When will Hazrat Masih علیہ السلام come is obviously the foremost question. For an answer to it, I quote your grand-sire Mirza Ghulam Ahmad himself from his book *Haqiqat-ul Wahi* p.193:

"پہلا نشان: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبعث لہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ من یجدد لہا دینہا۔
(ابو داؤد)

یعنی خدا ہر ایک صدی کے سر پر اس امت کے لئے ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اس کے لئے دین کو تازہ کرے گا......

اور یہ بھی اہل سنت کے درمیان متفق علیہ امر ہے کہ آخری مجدد اس امت کا مسیح موعود ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ اب تنقیح طلب یہ امر ہے کہ یہ آخری زمانہ ہے یا نہیں؟ یہود و نصاریٰ دونوں قومیں اس پر اتفاق رکھتی ہیں کہ یہ آخری زمانہ ہے۔ اگر چاہو تو پوچھ لو۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۹۳)

Translation: First sign: "Said Allah's Prophet صلی اللہ علیہ وسلم Allah will raise for this at the head of each century, one person who will revive Deen for it. *(Abu-Dawood)*. And this is also unanimously agreed among Ahle-Sunnat that the last revivalist of this Ummah is the promised Masih who will appear in the last era. Now this should be enquired into whether this era is the last one or not? Jews and Christians, both the nations agree, that this is the last era. Ask them, if you like".

(*Haqiqat ul Wahi*, p.193)

Mirza in the above statement has tacitly alluded to himself as Masih.

Mirza check-mated in the light of his above statement

**Major premises: as established by Mirza himself:*

(a) Saying of the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم that one revivalist will head every century.

(b) Unanimous agreement among Ahle-Sunnat that Masih will be the last revivalist of the last era.

(c) Jews and Christians agree that Mirza's period is the last era.

** Minor premises: also established by Mirza*

(a) Fourteenth century is the last century.

(b) In it will come the last revivalist.

(c) The last revivalist will be Masih.

**Proof*

(a) Fourteenth century is finished.

(b) Fifteenth century has started.

(c) New revivalist will come in fifteenth century.

PART 1

And verily he (Jesus) shall be a sign of the Hour(of Judgment), so doubt not in it.

(Quran, Al-Zukhruf, 43:61)

IDENTIFICATION OF TRUE MASIH OF LAST ERA

A subject for the thoughtful & A treatise for the fair-minded

by
Maulana Muhammad Yusuf Ludhianvi

Translated by
K.M. SALIM

Edited by
Dr. Shahiruddin Alvi

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

FOREWORD

Allah's Prophet Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم has informed that some major signs shall precede the occurrence of the Resurrection Day. Among them are: Appearance of Hazrat Mahdi, علیہ الرضوان emerging of Dajjal, the one-eyed impostor, and descending of Hazrat Masih Isa Bin Mariam علیہ السلام in this world. This Tradition has been received as a *Mutawatir Hadith*.

Many insolent adventurists sprang up in the past, claiming to be Mahdi or Masih but their claims paled down on the touchstone of truth and facts. However, their protagonists in some numbers are still alive. Taking his cue from these liars, Mirza Ghulam Ahmad of Qadian (India) followed in their footsteps in the nineteenth century A.D. Moving step by step, he claimed to be a revivalist (Mujaddid) in 1884, Masih in 1891 and finally a prophet (Nabi) in 1901. In this manner, one more name was added in the list of those who claimed to be Masih, Mahdi and Nabi.

In Rajab, 1399, A.H., I wrote a pamphlet which was in reply to a letter, a Qadiani had sent me. In this I enumerated some holy utterances of the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم in this regard. These were but the same as Mirza Ghulam Ahmad had himself earlier acknowledged. Mirza admitted that these special signs must precede before Masih comes forth in the world. Despite what he had admitted, he came out later with the claim that he himself was Mahdi and Masih knowing well that he was telling lies and making false claims.

My pamphlet, which is now before you titled as *Shinakht*, (Identification), has been published several times in the past but here is its revised edition.

May Allah, the Exalted, grant it approbation and turn it into an instrument for guiding the misguided ones.

Muhammad Yusuf Ludhianvi
Rajab 14, 1410, A.H.

IDENTIFICATION SIGNS OF HAZRAT MASIH

A Qadiani gentleman once wrote me a piece of advice. He told me:

"You have made lots of plans and schemes

سلسلہ نمبر ۱۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قارئین ختم نبوت سے تین سوال

محترم قارئین آپ کی دلچسپی کے لئے قادیانیت سے متعلق سوال و جواب کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ہم ہر دفعہ تین سوال شائع کریں گے جن کے جوابات آپ حضرات ڈاک کے ذریعے ارسال کرسکتے ہیں۔ سب سے پہلے موصول ہونے والے مکمل صحیح حل پر ۳ ماہ کی کے لئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔ ایک غلطی والے حل پر ۲ ماہ کی مدت کے لئے اور دو غلطی پر ایک ماہ کی مدت کے لئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔

۱.... ۲۹ فروری ۱۹۹۶ء کو پاکستان کے کس ادارے نے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو اپنا مشیر مقرر کیا ہے؟

۲.... قادیانیوں کو اسلام اور پاکستان دونوں کا غدار کس مشہور شخصیت نے قرار دیا تھا؟

۳.... رد قادیانیت پر انگریزی میں مستند کتاب "گفٹ فار قادیانیز" (GIFT FOR QADIANIS) کے مصنف کا نام بتایئے؟

ٹوکن شمارہ ۴۱

نام ————————

ولدیت ————————

مکمل پتہ ————————

————————

ذاتی مصروفیات ————————

————————

خط و کتابت کیلئے:

انچارج انعامی مقابلہ ہفت روزہ ختم نبوت "انٹرنیشنل" پرانی نمائش

ایم اے جناح روڈ کراچی کوڈ نمبر ۷۴۴۰۰

اہم ہدایات:

۱...... ساتھ منسلک ٹوکن کاٹ کر صحیح اندراج کر کے خط میں ارسال کیا جائے ورنہ حل مکمل تصور نہیں کیا جائے گا۔

۲...... تمام سوالات کے جواب صاف ستھرے کاغذ پر تحریر کریں۔

۳...... ہر شمارہ کا حل اس سے دو شمارہ کے بعد شائع کیا جائے گا۔

۴...... جوابی ٹوکن انچارج انعامی مقابلہ "ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل" کے نام سے ارسال کریں

قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ (جدید ایڈیشن)

پروفیسر محمد الیاس برنیؒ

○۔۔۔ " قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ "برصغیر پاک و ہند میں وہ مشہور کتاب ہے جسے قادیانی عقائد و عزائم کا انسائیکلوپیڈیا کہا جاسکتا ہے۔

○۔۔۔ آج تک اس کے تمام ایڈیشن لیتھو پر شائع ہوئے تھے جن میں موجود بہت سی غلطیاں کتاب کے حسن کو ماند کررہی تھیں۔

○۔۔۔ اب اس کا جدید ایڈیشن کمپیوٹر پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے شائع کیا ہے۔

جدید ایڈیشن درج ذیل خصوصیات کا مجموعہ ہے:۔

۱۔۔۔ قدیم قادیانی کتب اور ان کے جدید ایڈیشنوں کے حوالہ جات کا اضافہ کیاگیا ہے نیز روحانی خزائن (مطبوعہ ربوہ و لندن) کے حوالہ جات بھی شامل کردیئے گئے ہیں۔

۲۔۔۔ قادیانی اخبارات و رسائل کے حوالہ جات بمعہ جلد' شمارہ' تاریخ اور صفحات بھی شامل کردیئے گئے ہیں۔

۳۔۔۔ کتابت کی سابقہ تمام غلطیوں کو دور کردیا گیا ہے۔ حوالے کی اصل کتابوں سے عبارتوں کو ملا کر تصحیح کردی گئی ہے۔

۴۔۔۔ سیرت المہدی کے حوالہ جات میں صفحہ اور جلد کے ساتھ روایت نمبر بھی درج کردیا گیا ہے۔

۵۔۔۔ جہاں کہیں عبارتوں میں کتابت کی غلطی تھی اسے دور کردیا گیا ہے۔

۶۔۔۔ فاضل مصنف مرحوم نے عنوان کے ساتھ صرف نمبر لگائے تھے۔ ہم نے فہرست میں ان عنوانات کے ساتھ صفحات بھی دے دیئے ہیں۔

۷۔۔۔ ضمیمہ جات کے عنوانات کی فہرست کو اصل فہرست کے ساتھ ملادیا گیا ہے۔

۸۔۔۔ مرزا قادیانی کے اشتہارات جو تبلیغ رسالت کے نام سے پہلے دس جلدوں میں تھے۔ ان حوالہ جات میں مجموعہ اشتہارات کی تینوں جلدوں کے صفحات دے دیئے ہیں۔

۹۔۔۔ مصنف نے مرزا کے اقوال کفریہ مختلف قادیانی رسائل و اخبارات کے حوالہ کے ساتھ دیئے تھے۔ اب ملفوظات کے حوالہ جات بھی ساتھ لگادیئے گئے ہیں۔

۱۰۔۔۔ مصنف کے زمانہ تصنیف کتاب ہذا کے وقت مرزا قادیانی کا کفرنامہ' تذکرہ' شائع نہیں ہوا تھا۔ اس ایڈیشن میں "تذکرہ" کے حوالہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔

کمپیوٹر کتابت۔ عمدہ سفید کاغذ۔ سہ رنگ ٹائٹل۔ خوب صورت جلد۔ صفحات ۱۱۳۰۔

قیمت تین صد ۳۰۰/روپے صرف۔

ملنے کا پتہ۔ دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ حضوری باغ روڈ۔ ملتان۔ فون نمبر ۵۱۴۱۲۲